جون 2021

CARNEGIE
ENDOWMENT FOR
INTERNATIONAL PEACE

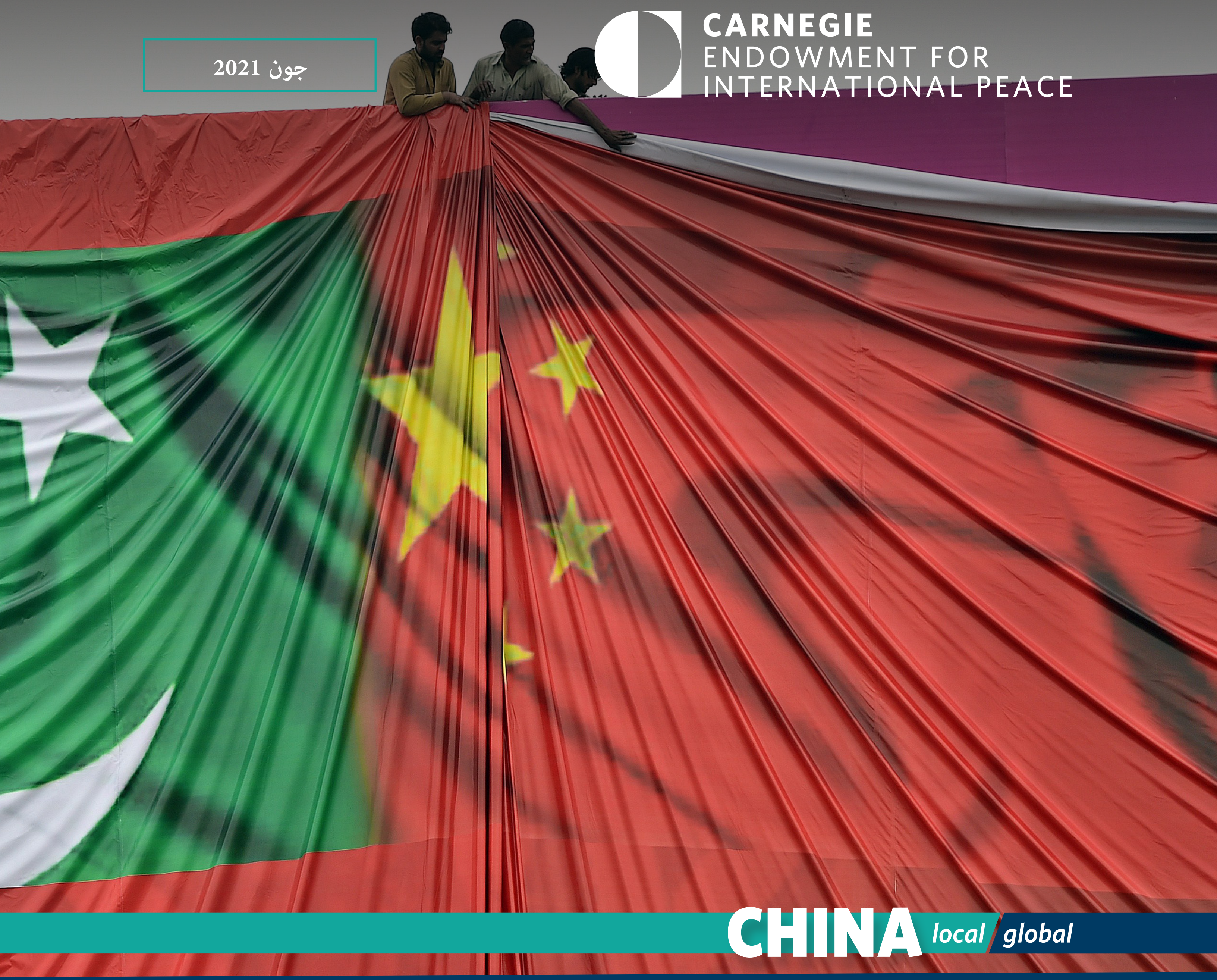

CHINA local global

پاکستان میں چینی مصروفیت کی مقامی بنیادیں

محمد طیب صفدر

پاکستان میں چینی مصروفیت کی مقامی بنیادیں

محمد طیب صفدر

© 2021 کارنیگی فنڈ برائے بین الاقوامی امن ۔ جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

کارنیگی عوامی پالیسی کے معاملات پر ادارہ جاتی پوزیشن نہیں لیتا۔ یہاں جو خیالات پیش کیے گئے ہیں وہ مصنفین کے ہیں۔ اور یہ کارنیگی ، اس کے عملے یا اس کے امینوں (ٹرسٹیز) کے خیالات کی عکاسی نہیں کرتے۔

اس اشاعت کا کوئی حصہ کارنیگی فنڈ برائے بین الاقوامی امن سے تحریری اجازت کے بغیر کسی بھی شکل میں یا کسی بھی ذریعہ سے دوبارہ تیار یا منتقل نہیں کیا جا سکتا ہے۔ براہ مہربانی معلومات کے لئے رابطہ کریں ۔

Carnegie Endowment for International Peace
Publications Department
1779 Massachusetts Ave, NW
Washington DC, 20036
فون :7600 483 202 1+
فیکس :1840 483 202 1+
CarnegieEndowment.org

یہ اشاعت CarnegieEndowment.org پر بغیر کسی قیمت کے حاصل (ڈاؤن لوڈ) کی جاسکتی ہے۔

کور فوٹو: فاروق نعیم /اے ایف پی بذریعہ گیٹی امیجز /گیٹی امیجز

اس مقالے کا اصل نسخہ انگریزی میں شائع ہوا تھا اور
(https://carnegieendowment.org/2021/06/02/local-roots-of-chinese-engagement-in-pakistan-pub-84668) حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فہرست

China Local/Global 1

خلاصہ 2

تعارف 4

اقتصادی راہداری کا پس منظر 4

چین پاکستان کے مابین سیاسی و اشرافیہ کے تعلقات 5

تعلیم: چین پاکستان تعلقات میں بطورمحرک/ہتھیار 5

چین اور پاکستان کے مابین زرائع ابلاغ کے تعلقات میں توسیع 10

پاکستان کے شعبہ توانائی میں چینی سرمایہ 14

ما حاصل/نتیجہ 18

مصنف کے بارے میں 19

اعترافات 19

نوٹ 20

چین ایک عالمی طاقت بن چکا ہے لیکن اس کے پس منظر اور اثرات کے متعلق بحث و مباحثہ بہت کم ہو رہا ہے۔ بہت سے تجزیہ نگاروں کا مؤقف ہے کہ چین اپنا ترقیاتی ماڈل برآمد کرتا ہے اور اسے دوسرے ممالک پر مسلط کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف چینی مقامی لوگوں اور اداروں کے ذریعے کام کرتے ہوئے اور مقامی ضوابط ، اصولوں اور طریقوں کو اپناتے ہوئے اپنا اثر رسوخ بھی بڑھاتا ہے۔

فورڈ فاؤنڈیشن کی فیاضانہ کثیر سالہ (کثیر المدت) گرانٹ کے ذریعے کارنیگی نے دنیا کے سات خطوں -افریقہ ، وسطی ایشیاء اور جنوب مشرقی ایشیاء میں چین کی حکمت عملیوں کی تحقیق کے ایک جدید ادارے کا آغاز کیا ہے۔ تحقیق اور حکمت عملی کے امتزاج کے ذریعے یہ منصوبہ ان پیچیدہ پہلوؤں کو تلاش کرتا ہے جس میں لاطینی امریکہ میں چینی کمپنیوں کی مقامی لیبر قوانین کو اپنانا ، جنوب مشرقی ایشیاء اور مشرق وسطی میں چینی بینکوں کا فنڈز کی ترسیل کیلئے روایتی اسلامی مالیاتی اور کریڈٹ مصنوعات کی تلاش اور وسطی ایشیاء میں مقامی کارکنوں کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے میں چینی لوگوں کا کردار شامل ہیں۔ ان مواقف پذیر حکمت عملیوں کو ، جو مقامی حقائق کو مد نظر رکھتی ہیں ، زیادہ تر مغربی پالیسی سازوں کی جانب سے خاص طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔

بنیادی طور پر اس منصوبے کا مقصد دنیا میں چین کے کردار کے متعلق افہام و تفہیم اور بحث و مباحثے کو نمایاں طور پر اجاگر کرنا اور جدید پالیسی سازی کے نظریات کو ترویج ہے۔ اس طرح یہ منصوبہ مقامی لوگوں کو اپنے معاشرتی اور معاشی پہلوؤں کو مضبوط کرنے کیلئے چینی توانائیوں کے بہتر استعمال کے قابل بنائے گا۔ اسی طرح یہ پوری دنیا اور خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں مغربی سرگرمیوں کیلئے رہنمائی کرتا ہے۔ یہ چین کے پالیسی سازوں کو مختلف چینی تجربات سے سبق حاصل کرنے کی ترغیب دیتا اور ممکنہ خطرات اور عداوتوں کو کم کرنے میں مدد کرے گا۔

Evan A. Feigenbaum
نائب صدر برائے مطالعات ، کارنیگی انڈومنٹ برائے بین الاقوامی امن

خلاصہ

چین پاکستان اقتصادی راہداری (سی پیک) کے راستوں اور منصوبوں پر اشرافیہ کے ساتھ مذاکرات کےذریعے چین نے پاکستان کے ساتھ اقتصادی وابستگی میں کافی اضافہ کیا ہے۔ لیکن صرف اشرافیہ پوری کہانی نہیں ہے: چین نے پاکستان کی سیاسی اشرافیہ کے علاوہ ملک کی تعلیم، ذرائع ابلاغ اور توانائی کے شعبوں میں مقامی متعلقین کے ساتھ تعلقات استوار کر لیے ہیں۔

ان تمام شعبوں کو ساتھ لے کر چلنے والے عوامل پاکستان کے مقامی لوگوں کو چینیوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے کی ترغیب دے رہےہیں۔ تعلیم کے میدان میں، چین کی بطور ابھرتی ہوئی عالمی طاقت کی حیثیت اور مستقبل میں معاشی طاقت کے وعدے نے مزید پاکستانیوں کو مینڈران سیکھنے اور بیرون ملک حصول تعلیم کے لئے چین کا انتخاب کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے شعبے میں، معاشی مشکلات کا شکار پاکستان کے نجی میڈیا ہاؤسز چینی میڈیا تنظیموں کے ساتھ اندرون ملک خبروں کے اشتراک کے معاہدوں کے لئے کوشاں ہیں۔ توانائی کے شعبے میں ،پاکستان کے مقامی گروپوں کے لئے بیرونی فنڈنگ کے متبادل ذرائع کی کمی کے نتیجہ میں بڑے چینی سرکاری اداروں (SOEs) کے ساتھ بجلی پیدا کرنے کے مشترکہ منصوبے سامنے آئے ہیں۔

دریں اثنا، چینی لوگوں کو پاکستانی معاشرے کے خلاف مختلف شعبوںمیں وابستگی استوار کرنے کے لیے چینی حکومت کی پالیسیاں پش فیکٹرز کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ مثال کے طور پر چین پاکستان کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ اور کلاس رومز کی سرپرستی کر رہا ہے جبکہ چین میں حصول تعلیم کے لئے وظائف بھی مہیا کرتا ہے۔ چونکہ چینی کمپنیوں نے پاکستان میں اپنی موجودگی میں توسیع کی ہے، انھوں نے مقامی جامعات کے ساتھ ملک کر مقامی رسم و رواج اور ثقافتی و مذہبی اقدار کے ساتھ مطابقت اختیار کرنے پر بھی کام کیا ہے۔ ذرائع ابلاغ کے حلقوں میں، چین کی ژنہوا نیوز ایجنسی جیسے اداروں نے پاکستان کے مقامی ذرائع ابلاغ کے اداروں کے ساتھ مل کر معلومات کی ترسیل کو مقامی بنانے پر اور اہم بین الاقوامی مسائل پر پاکستانی رائے عامہ کو بیجنگ کے عالمی نقطہ نظر سے ہم آہنگ کرنے کے لئے کام کیا ہے۔ اور پاکستان کے توانائی کے شعبہ میں چینی سرمایہ کاری چینی SOEs کی گو گلوبل حکمت عملی اور بی آر آئی کے حصے کے طور پر بیرون ملک منڈیوں میں ان فرموں کے عملی دائرہ کارمیں توسیع سے ہم آہنگ ہے۔

پاکستان کے سیاسی ، سماجی اور اقتصادی اداروں کے ساتھ چین کی وابستگی مقامی حالات کا شاخسانہ ہے۔ ان حالات سے مطابقت اور مقامی اداروں اور حکام کے ساتھ کام کرنے کی بنیاد پر بہت سے چینی پاکستان کے مختلف شعبوں کے ساتھ اپنے مذاکرات کو مزید توسیع دینے کیلئے تیار ہیں۔

چین اپنے سیاسی تعلقات متنوع بنا رہا ہے۔ چینی حکام نے پاکستان کے سیاسی میدان میں مختلف سیاسی جماعتوں کے ساتھ تعلقات استوار کیے ہیں۔ سی پیک کے مشترکہ مشاورتی میکانزم جیسے پروگراموں کے ذریعے چین پاکستان کے متنازعہ سیاسی منظر نامے میں اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ملک میں سی پیک اور وسیع تر چینی مفادات کیلئے حمایت حاصل کی جاسکے۔

معاشی تعلقات تعلیمی تبادلے کو جنم دے رہیں ہیں۔ چین اور پاکستان کے مابین بڑھتے ہوئے اقتصادی تعلقات نے تعلیم کے شعبے میں شراکت داری کی بنیاد رکھی ہے۔ پاکستان اور دیگر ترقی پزیر ممالک کی شعبہ تعلیم میں چینی مدد بنیادی طور پر وظائف، پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں اور چینی زبان کے کورسز کے ذریعے کی جاتی ہے۔ اگرچہ چین اپنی زبان اور ثقافت کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ اور کلاس رومز کے زریعے برآمد کرتا ہے۔ تاہم پاکستان میں مینڈارن سیکھنے کی مانگ خاص طور پر متوسط طبقے کے پاکستانی نواجونوں میں بڑھ رہی ہے۔ بہت سے لوگوں کو چین اعلی تعلیم کی ایک اہم منزل کے طور پر بھی اپنی طرف کھینچتا ہے۔ چینی حکومت نے پاکستانی طلباء کیلئے وظائف میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے تاہم پاکستانی طلباء کے اندراج میں یہ اضافہ دیگر متغیرات جیسا کہ چینی اعلی تعلیم کے متعلق آگاہی، کم خرچ چینی جامعات اور چینی ڈگری پروگراموں کی قدر میں بڑھتا ہوئے اعتماد کی وجہ سے بھی ہے۔

چین اور پاکستان کے میڈیا تعلقات میں وسعت آرہی ہے۔ چین نے روایتی اور سوشل میڈیا کے ذریعے اپنا پیغام زیادہ مؤثر طریقے سے پہنچانے کیلئے مقامی پاکستانی میڈیا ہاؤسز اور صحافیوں کے ساتھ تعلقات استوار کرنے میں پیش رفت کی ہے۔ ژنہوا اور پاکستان کی سرکاری و نجی میڈیا تنظیموں کے درمیان تعلقات بڑھانے کی چینی کوششیں ابھی تک ابتدائی مرحلے میں ہیں لیکن پھر بھی یہ بیجنگ کو آبادی کے ایک وسیع حصے تک رسائی میں مدد کر رہی ہیں۔ اسی طرح چین کی میزبانی میں تربیتی اجلاسوں کے ذریعے ، دونوں ممالک کے ذرائع ابلاغ سے وابستہ افراد سی پیک اور پاک چین تعلقات کی ایک مثبت تصویر پیش کرنے کیلئے کام کر رہیں ہیں۔

توانائی کا شعبہ اقتصادی شراکت داری کا سرچشمہ رہا ہے۔ کئی پاکستانی کمپنیوں نے پاکستانی پاور سیکٹر میں سرمایہ کاری کیلئے چینی SOEs کے ساتھ شراکت داری کی ہے۔ پاکستان کے بجلی کی قلت کے دیرینہ بحران سے نمٹنے کیلئے پاکستانی حکام ، مقامی پاکستانی کمپنیوں ، چینی پالیسی سازوں اور چینی SOEs سمیت متعدد اسٹیک ہولڈرز کے مفادات باہم منسلک ہو گئے۔ ان شراکت داریوں کے ذریعے ، نہ صرف مقامی کمپنیوں نے سرمائے تک رسائی حاصل کر لی بلکہ سرمایہ کاری ان منصوبوں پر مرکوز کی گئی جن سے عالمی بینک جیسے روایتی ترقیاتی اداروں نے ماحولیاتی، سیاسی اور اقتصادی استحکام کے متعلق خدشات کی بناء پر گریز کیا ہے۔ سی پیک سے منسلک توانائی کے منصوبوں میں چینی اور پاکستانی کمپنیوں کے درمیان دو طرفہ فعال مذاکرات ، چینی SOEs کو مقامی حالات کے مطابق ڈھالنا اور چینی SOEs اور پاکستانی کمپنیوں کے درمیان طویل مدتی تعلقات کو فروغ دینا شامل ہے۔

تعارف

پاکستان، ایک ایسا ملک جو بیجنگ کے قریبی بین الاقوامی شراکت داروں میں سے ہے ،کے ساتھ چینی تعلقات کے زیادہ تر مطالعے ، چین پاکستان ،اقتصادی راہداری (سی پیک) کے اقتصادی جہتوں پر مرکوز ہے۔یہ راہداری بیلٹ اینڈ روڈ انیشی ایٹو (بی آر آئی) کا ایک اہم منصوبہ ہے جس میں بنیادی ڈھانچے کی مالی اعانت کے لئے سیکڑوں بلین ڈالر کی سرمایہ کاری شامل ہے جس کا اعلان چینی صدر شی جن پنگ نے 2013 میں کیا تھا۔[1]

جیسے جیسے سی پیک کی معاشی جہتیں وسیع ہو رہی ہیں، چینی متعلقین نہ صرف پاکستانی سیاسی اشرافیہ کے ذریعے بلکہ چینی سرکاری اداروں (SOEs) اور بڑی مقامی پاکستانی فرموں کے درمیان شراکت داری کے ذریعے تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ پاکستان کے ساتھ چین کی مصروفیت بھی تجارت، تعمیرات اور سرمایہ کاری پر روایتی توجہ سے کہیں زیادہ گہری ہو رہی ہے۔ چینی متعلقین سیاست، تعلیم اور میڈیا میں بھی مقامی پاکستانی متعلقین کے ساتھ رابطے میں ہیں۔ مقامی سطح کی یہ کوششیں، بدلے میں، چینی متعلقین کو تنقید کم کرنے اور اس کے ساتھ سی پیک اور چین کے تئیں عمومی طور پر خیر سگالی کو فروغ دینے میں مدد کر رہی ہیں۔

چین کے ساتھ پاکستان کی بڑھتی ہوئی شراکت داری بہت سے مقامی قوتوں اور مراعات کا نتیجہ ہے۔ تعلقات میں اضافے کا کچھ حصہ ان عوامل کو کھینچنا ہے جو مقامی پاکستانی متعلقین کو تعلیم، میڈیا اور توانائی کی منڈیوں سمیت متنوع شعبوں میں چینی متعلقین کے ساتھ قریبی تعلقات استوار کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ چین اور پاکستان کے گہرے ہوتے تعلقات کے آنے والے سالوں میں پاکستان کی ترقی کے تمام پہلوؤں پر دیرپا اثرات مرتب ہوں گے۔

اقتصادی راہداری کا پس منظر

سی پیک بی آر آئی کے زمینی روٹ سلک روڈ اکنامک بیلٹ کے چھ اصل اقتصادی راہداریوں میں سے ایک ہے۔[2] 2013 میں چینی وزیر اعظم لی کی چیانگ کی طرف سے ابتدائی طور پر یہ خیال پیش کیے جانے کے بعد، سی پیک پر کام کا آغاز اس وقت ہوا جب چینی اور پاکستانی حکومتوں نے 2015 میں شی جن پنگ کے دورہ پاکستان کے دوران 46 بلین ڈالر کے معاہدوں پر دستخط کیے، یہ رقم بعد میں 2017 میں بڑھ کر 62 بلین ڈالر ہو گئی۔[3]

2015 اور 2030 کے درمیان پاکستان کے توانائی، ٹرانسپورٹ انفراسٹرکچر اور صنعتی زونز کے لیے متعدد منصوبے طے کیے گئے ہیں۔ ان منصوبوں کی مالی اعانت ترجیحی قرضوں اور براہ راست سرمایہ کاری سے ہو رہی ہے۔ مکمل ہونے پر، سڑکوں، پائپ لائنوں اور ریلوے لائنوں پر مشتمل یہ منصوبہ ٹرانسپورٹ نیٹ ورک کو چین کے سنکیانگ ایغور خود مختار علاقے کاشغر کو پاکستان کے صوبہ بلوچستان کے شہر گوادر میں بندرگاہ سے جوڑے گا۔[4] اقتصادی راہداری کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کو تقویت دینا ہے، جو اپنے قریبی سیاسی اور اسٹریٹجک تعلقات کے باوجود تاریخی طور پر کمزور رہے ہیں۔[5] سی پیک بجلی کی پیداوار اور سڑک کی تعمیر سے زیادہ اسلام آباد کیلئے مختلف ترقیاتی ضروریات کی تیزی سے فوری توجہ کی عکاسی کرتا ہے۔ ورلڈ بینک کے تخمینے کے مطابق، 2014 سے 2019 تک، 32 بلین ڈالر کی لاگت سے سی پیک کے منصوبے مکمل یا فعال ہو گئے ، اور مزید 14 بلین ڈالر کے منصوبوں پر فزیبلٹی اسٹڈیز مکمل کی گئیں۔[6]

پاکستان کے لیے، سی پیک ایک غیر معمولی موقع فراہم کررہا ہے کہ وہ ملک کی پائیدار اقتصادی ترقی کے لیے کچھ دیرینہ رکاوٹوں کم از کم اس کے توانائی کے دیرینہ خسارے، ناقص ٹرانسپورٹیشن انفراسٹرکچر اور کنیکٹیویٹی، اور کمزور صنعتی ترقی کو دور کرے۔[7]پاکستانی کمپنیاں، خاص طور پر متنوع گروپس، تیزی سے مشترکہ منصوبوں کے ذریعے چینی فنانس اور ٹیکنالوجی تک رسائی کے خواہاں ہیں۔پاکستانی نئی مارکیٹ میں داخل ہو رہیں ہیں اور مقامی کمپنیاں اپنی ترقی کی حکمت عملیوں کے ایک اندرونی جزو کے طور پر چین کے ساتھ اپنے آپ کو قریب سے جوڑ رہی ہیں۔

چین پاکستان سیاسی اور اشرافیہ کے تعلقات

پاکستانی اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے سی پیک منصوبوں پر ابتدائی تنقید کے جواب میں چین ، مختلف سیاسی جماعتوں بشمول حکمران جماعت اور حزب اختلاف کے ساتھ تعلقات استوار کرکے پاکستانی سیاسی میدان میں اپنی رسائی کو بڑھا رہا ہے۔چین نے ان متعدد سیاسی جماعتوں کے ساتھ منسلک ہونے کے لیے ایک نیا ادارہ جاتی میکانزم تیار کر کے خود کو اس موافق بنایا ۔بیجنگ میں 2019 میں شروع ہونے والا مشترکہ مشاورتی طریقہ کار (جے سی ایم) نو پاکستانی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں، چینی اور پاکستانی حکومتی عہدیداروں اور چینی کمیونسٹ پارٹی کے نمائندوں کو اکٹھا کرتا ہے۔[8]جے سی ایم کے ذریعے، چین پاکستان کی قومی اور علاقائی جماعتوں، خاص طور پر بلوچستان سے تعلق رکھنے والی جماعتوں کے درمیان ایک مقامی سیاسی اتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تاکہ سی پیک کے حوالے سے چین کے اپنے مفادات کے لیے حمایت حاصل کی جا سکے۔ وسائل سے مالا مال صوبہ بلوچستان، جہاں اسٹریٹجک طور پر گوادر کی بندرگاہ واقع ہے، سی پیک اور بیجنگ کے لیے عمومی طور پر ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔[9]چینی حکومت صوبے کے تمام سیاسی اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کی خواہشمند ہے جس میں قوم پرست مقامی جماعتیں بھی شامل ہیں۔

یہ موافقت پذیر حکمت عملی، جو چینی کوششوں کے ذریعے نہ صرف اس وقت کی پاکستانی حکومت کے ذریعے بلکہ کراس پارٹی اتحادوں کے ذریعے بھی فراہم کرتی ہے جو اس وقت اقتدار میں نہیں ہیں، کچھ منافع دے رہی ہے۔اگست 2020 میں، مختلف شرکاء نے جے ایم سی کے دوسرا اجلاس میں شرکت کی جس کا موضوع تھا ”اقتصادی ترقی کو فروغ دینے اور اعلیٰ معیار کے سی پیک تعاون کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کے لیے مل کر کام کرنا“۔[10]اس سیشن کے دوران، پاکستانی سیاسی جماعتوں اور چینی کمیونسٹ پارٹی نے اقتصادی راہداری کو مشترکہ طور پر فروغ دینے اور اس کے تحفظ کے لیے پاکستانیوں کے درمیان تنازعات سمیت اپنے اختلافات کو ایک طرف رکھنے پر اتفاق کیا۔ بیجنگ نے ان پاکستانی اشرافیہ کو چین کے دوروں کے ذریعے بھی شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ کالج آف ولیم اینڈ میری کی ایک ریسرچ لیب ایڈ ڈیٹا کی طرف سے کی گئی ایک تحقیق کے مطابق، پاکستان اور چین کے درمیان 2000 سے 2017 کے درمیان 168 سرکاری دورے ہوئے، جن میں سے زیادہ تر میں پاکستانیوں نے چین کا دورہ کیا۔[11]ایسا کرتے ہوئے، بیجنگ نے متعدد پاکستانی جماعتوں کے نمائندوں کو شامل کرنے میں سرمایہ کاری کی تاکہ چین کے بارے میں مزید سازگار تاثر پیدا کیا جا سکے۔

چینی اور پاکستانی متعلقین کا ایک دوسرے سےنظر انداز کیے جانے والے اور کم سمجھے جانے والے دونوں شعبوں جیسے کہ تعلیم اور میڈیا کے ساتھ ساتھ سی پیک کے روایتی بنیادوں جیسا کہ توانائی کے شعبے میں اپنے تعاملات کا جائزہ لے کر ایک دوسرے کے ساتھ مطابقت پذیر ہونے کے طریقوں کا مطالعہ زیادہ اہم ہے۔

تعلیم: چین پاکستان تعلقات میں بطورمحرک/ہتھیار

چین اور پاکستان کے درمیان اقتصادی تعلقات کی ترقی نے تعلیم کے شعبے میں شراکت داری کو گہرا کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان اور دیگر ترقی پذیر ممالک کے لیے چینی تعلیمی معاونت کے تین اہم عناصر ہیں یونیورسٹی اسکالرشپ، پیشہ ورانہ تربیتی پروگرام اور چینی زبان کے کورسز شامل ہیں۔[12]

یہ شراکتیں چینی حکومت کی طرف سے ترغیب دینے والے عوامل اور پاکستانیوں کے مقامی حالات سے جڑے عوامل کا نتیجہ ہیں۔ پاکستان کی طرف سے یہ ترغیبی عوامل اس یقین سے جڑے ہوئے ہیں کہ چین ایک عالمی طاقت کے طور پر اپنا ابھرنا جاری رکھے گا اور اس لیے چین کے ساتھ قریبی تعلقات سے مستقبل میں سیاسی اور معاشی منافع کی توقع کی جا سکتی ہے۔

بہت سے پاکستانیوں کا خیال ہے کہ وہ مغربی ممالک کی بجائے مینڈارن سیکھنے یا چینی اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں تعلیم حاصل کرنے سے معاشی منافع حاصل کر سکتے ہیں۔ مڈل اسکولوں، ہائی اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سمیت تمام تعلیمی سطحوں پر مینڈرین سیکھنے والے پاکستانی شہری باشندوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔اگرچہ پاکستانی اشرافیہ مغرب کو اعلیٰ تعلیم کے لیے پسندیدہ مقام کے طور پر دیکھتے رہتے ہیں، ملک کے متوسط طبقے کے لوگ چینی یونیورسٹیوں میں جانے کا انتخاب کر رہے ہیں۔ اس رجحان کی ایک بنیادی وجہ، دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے اقتصادی اور سماجی تعلقات کے علاوہ، برطانیہ (یو کے) اور امریکہ جیسے ممالک میں مغربی یونیورسٹیوں کے مقابلے چین میں اعلیٰ تعلیم کی قیمت کم ہے۔

چینی زبان کی کلاسوں کی بڑھتی ہوئی مانگ

مینڈارن سیکھنے والے پاکستانیوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، جن میں بہت سے کام کرنے والے پیشہ ور افراد بھی شامل ہیں۔ صرف چند سال پہلے، یہ زبان سیکھنے والے پاکستانیوں کی تعداد صرف 2000 تھی، لیکن 2018 تک یہ تعداد بڑھ کر 25000 سے تجاوز کر گئی۔[13] گزشتہ دہائی میں پاکستان میں کام کرنے والی چینی کمپنیوں کی تعداد میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔2019 میں، پاکستان-چین جوائنٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے 1,400سے زیادہ لسٹڈ ممبران تھے۔[14]چین کے سب سے بڑے SOEs کے علاوہ، چیمبر کے ممبران میں بہت سے چھوٹے اور درمیانے درجے کے چینی کاروباری ادارے شامل ہیں جو اسلام آباد، کراچی اور لاہور کے بڑے شہری مراکز میں نتھی ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ 300 سے زائد مقامی پاکستانی فرمیں بشمول سروس فراہم کرنے والے، تاجر اور مینوفیکچررز بھی چیمبر میں شامل ہو چکے ہیں۔[15]

ان پاکستانی شہری مراکز میں سے بہت سے لوگ توقع کرتے ہیں کہ چین کا اقتصادی قدم وسیع اور گہرا ہوگا۔کم از کم کچھ حلقوں میں، یہ توقعات مینڈارن سیکھنے میں دلچسپی بڑھتی نظر آ رہی ہے۔ 2017 میں ایسوسی ایشن آف چارٹرڈ سرٹیفائیڈ اکاؤنٹنٹس کی جانب سے کیے گئے ایک آن لائن سروے کے مطابق، پاکستانی فنانس پروفیشنلز کے 500 جوابات میں سے تقریباً 86 فیصد نے مینڈارن کے مختصر کورسز اور چینی ثقافت اور کاروباری طریقوں کی تعلیم دینے والے کورسز میں شرکت کی ضرورت کو اجاگر کیا۔[16] مقامی صنعت کاروں کی جانب سے بڑھتے ہوئے مطالبے کے جواب میں، لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز، جو پاکستان کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے ، نے 2016 میں چائنا پاکستان مینجمنٹ انیشیٹو کا آغاز کیا۔[17]

پاکستان میں کام کرنے والی چینی فرمیں بھی اپنے مقامی ملازمین کو مینڈارن سیکھنے کی ترغیب دیتی ہیں۔نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز کے ایک طالب علم نے جس نے ہواوے کے اسلام آباد آفس میں داخلہ لیا، نے ڈی ڈبلیو کو بتایا کہ ”کمپنی نے اپنے ملازمین کو چینی زبان سیکھنے کی ترغیب دی ہے کیونکہ چینی زبان کی بہتر مہارت رکھنے والوں کے لیے ادارے میں سبقت حاصل کرنے کا بہتر موقع ہوتا ہے۔“[18]پنجاب یونیورسٹی کے کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کے میزبان ڈائریکٹر رانا احمد نے اٹلانٹک کو بتایا کہ بہت سے پاکستانی ”چینی صدی“ کے آغاز کے لیے مینڈارن زبان سیکھ رہے ہیں کیونکہ چین ایک عالمی طاقت بن رہا ہے۔[19]

طالب علموں کے علاوہ، بہت سے پاکستانی پیشہ ور افراد بشمول انجینئرز، اساتذہ اور ریٹائرڈ فوجی افسران نے بھی مینڈارن سیکھنا شروع کر دیا ہے۔مثال کے طور پر، گلگت، جو کہ گلگت بلتستان کے نام سے جانا جاتا ہے اس خطے کے دارالحکومت میں، پاکستانی فوج نے عام آبادی کے لیے مفت مینڈارن کورسز کو سپانسر کیا ہے۔[20]پاکستانی حکومت سی پیک منصوبوں پر کام کرنے والے اہلکاروں کے لیے چینی زبان کے کورسز کی بھی حوصلہ افزائی اور پیشکش کر رہی ہے، اور 2018 میں پاکستان کی سینیٹ نےآفیشل چینی کورسز شروع کرنے کی قرارداد منظور کی۔[21]

پاکستانی نوجوانوں نے چینی زبان سیکھنے کو اپنایا

بہت سے مقامی پاکستانیوں کے لیے، مینڈارن سیکھنا ان کے روزگار کے امکانات کو بہتر بنا سکتا ہے اور چین میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے اسکالرشپ حاصل کرنے کے لیے ایک اہم قدم فراہم کر سکتا ہے۔ جیسا کہ پاکستان میں چینی سفارت خانے کے سابق ڈپٹی چیف آف مشن ژاؤ لیجیان نے 2018 میں NPR کو بتایا، ”[سفارتخانے] سے، ہمارے پاس بہت سی درخواستیں ہیں۔ بہت سی سنجیدہ یونیورسٹیاں ہیں جو چینی کلاسیں شروع کرنا چاہتی ہیں ، اور انھیں چینی رضاکاروں کی ضرورت ہے“ جو وہاں پڑھا سکیں۔[22]

چینی زبان کی کلاسز کی پاکستان میں بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے، چین نے ملک بھر میں کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ اور کلاس رومز کو سپانسر اور شروع کرنے کا سلسلہ پاکستانی یونیورسٹیوں کی درخواستوں کا جواب دیتے ہوئے جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ ادارے جرمنی کے Goethe-Institut، فرانس کے الائنس Française اور برطانیہ کی برٹش کونسل کی طرز پر بنائے گئے ہیں۔[23] پاکستان میں، پانچ کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ بنیادی طور پر پنجاب میں کام کر رہے ہیں، جبکہ ایک انسٹی ٹیوٹ سندھ میں اور ایک اسلام آباد میں ہے۔[24] اگرچہ چین ثقافتی فروغ اور زبان کی تربیت پر زور دینے والا واحد ملک نہیں ہے، پھر بھی کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ بیجنگ کی سافٹ پاور کا ایک اہم عنصر ہے اور اس کا مقصد چینی زبان کو فروغ دینا، چینی ثقافتی روایات کے مقامی علم کو بڑھانا، اور ثقافتی تبادلوں اور سرگرمیوں کو منظم کرنا ہے۔[25]

اگرچہ یہ چینی ادارے عالمی سطح پر ہیں اور دنیا کے بہت سے ممالک میں فعال ہیں، لیکن انہوں نے مقامی اصولوں اور حالات کے مطابق خود کو ڈھال لیا ہے۔ مثال کے طور پر پاکستان میں کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کے کچھ چینی اساتذہ نے مقامی لباس کو اپنا کر اور پاکستانی نام لے کر مقامی رسم ورواج کو اپنایا ہے۔[26] سرکاری اور نجی دونوں طرح کی پاکستانی یونیورسٹیوں نے اپنے چائنا اسٹڈی سینٹرز بھی شروع کیے ہیں جو چینی زبان اور ثقافتی تربیت فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کے برعکس، ان میں سے بہت سے مطالعاتی مراکز جیسے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور میں چائنا سٹڈی سنٹر مقامی طور پر فنڈ اور چلائے جاتے ہیں۔[27]

ملک بھر میں پاکستانی پرائیویٹ اداروں کی کوئی کمی نہیں ہے ، یہاں تک کہ چھوٹے شہروں میں بھی مینڈارن کلاسز کی پیشکش شروع کر دی گئی ہے۔[28] یہ ادارے آبادی کے متمول اور متوسط طبقے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ اس کی ایک مثال سٹی سکول ہے، جو پاکستان کے سب سے بڑے پرائیویٹ سکول نیٹ ورکس میں سے ایک ہے، اور جس کے تقریباً پچاس شہروں میں کم از کم 150 سکول ہیں جہاں وہ کل 150,000 طلباء کو خدمات فراہم کر رہے ہیں۔[29] اگرچہ سٹی سکول کے کلاس رومز یوکے کا قومی نصاب استعمال کرتے ہیں، لیکن کچھ چنیدہ کیمپسز نے طلباء کو چینی زبان کی کلاسیں دینا شروع کر دی ہیں۔ والدین کو اپنے بچوں کو چینی کورسز میں داخل کرنے کی ترغیب دینے کے لیے، اسکول کی ویب سائٹ کا استدلال ہے کہ "مینڈارن زبان میں مہارت رکھنے والے پاکستانی ان مواقع کو حاصل کرنے کے لیے بہتر طریقے سے لیس ہوں گے جو بالآخر دنیا کی سب سے بڑی معیشت بن جائیں گے۔"[30] اسکول کی ویب سائٹ چینی زبان سیکھنے کی دیگر وجوہات بھی درج کرتی ہے۔ مثال کے طور پر، یہ بتاتی ہیں کہ "چین عالمی معاملات میں ایک اہم کردار ادا کرے گا،" اور "چینی زبان کی مہارتیں سی وہ کو مظبوط کرتی ہیں ،" اور یہ کہ چینی "دنیا میں پہلی [سب سے زیادہ] بولی جانے والی زبان ہے۔"

روٹس سکول سسٹم پاکستان میں نجی سکولوں کا ایک اور نیٹ ورک ہے جو چینی زبان کے کورسز پیش کرتا ہے۔[31]اسلام آباد کے روٹس ملینیم اسکول کا ایک طالب علم غیر ملکی سیکنڈری اسکول کے طلباء کے لیے 2019 کے "چائنیز برج" چینی مہارت کے مقابلے میں پہلا انعام یافتہ تھا۔[32]ان مقامی مقابلوں کے ذریعے، چینی سفارتخانہ پاکستان میں مینڈارن زبان سیکھنے کو مقبول بنانے میں مدد کرتا ہے۔پاکستانی نوجوانوں کے لیے اس طرح کی زبان کی ہدایات مستقبل میں پاکستان میں مینڈارن بولنے والوں میں ڈرامائی طور پر اضافے کا اشارہ دیتی ہیں۔

چینی ایگزیکٹوز پاکستان کے رواج اور کاروباری طریقہ کار سیکھ رہیں ہیں

لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز میں چائنا پاکستان مینجمنٹ انیشیٹو جیسی کوششیں چینی یونیورسٹیوں کے ساتھ مشترکہ تحقیقی منصوبوں، تربیتی پروگراموں اور دیگر تعلیمی وسائل کو تیار کرنے کے لیے ڈیزائن کی گئی ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ اقدامات چینی فرموں اور پیشہ ور افراد کو پاکستانی ثقافتی روایات، اسلامی اقدار، مقامی زبانوں، کاروباری اصولوں اور انتظامی تکنیکوں کے بارے میں تربیت فراہم کرتے ہیں تاکہ انہیں مقامی حقائق سے مطابقت رکھنے میں مدد مل سکے۔اشیائے خوردونوش کی بڑی کمپنی TCL اور چائنا مشینری انجینئرنگ کارپوریشن (CMEC) جیسی بڑی چینی کمپنیوں نے اپنے سینئر مینیجرز کو بزنس ایڈمنسٹریشن (MBA) پروگرام کے ایگزیکٹو ماسٹرز کو مکمل کرنے کے لیے لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز میں بھیجا ۔

ان بڑی چینی کمپنیوں کو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ اپنے ایگزیکٹوز کو مقامی طور پر تربیت دیں تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ان کے مینیجرز پاکستان کے مقامی حالات، رسم و رواج، قوانین اور کاروباری طریقوں سے واقف ہوں۔مزید برآں، مقامی ایم بی اے کی ڈگریاں ان ایگزیکٹوز کو تعلیمی، کاروباری برادری اور حکومت میں اپنے مقامی نیٹ ورکس کو تیار کرنے کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

پاکستانی پرائیویٹ کمپنیوں اور نیم سرکاری یونیورسٹیوں جیسے کہ ملٹری کی ملکیت اور ان کے ذریعے چلائی جانے والی بحریہ یونیورسٹی نے بھی چینی کمپنیوں کو ایسی خدمات فراہم کرنا شروع کر دی ہیں۔پاکستانی فوج سے منسلک دیگر اداروں نے، جیسے اسلام آباد میں نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی، نے سی پیک کی طرف سے پیش کردہ مواقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔ 2019 میں، نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی نے سی پیک پر ایک بین الاقوامی ورکشاپ منعقد کرنے کے لیے Obortunity نامی ایک نجی فرم کے ساتھ شراکت کی۔شرکاء میں بڑی پاکستانی تنظیموں کے مالکان اور سینئر منیجرز شامل تھے۔ یہ تقریب چائنا کونسل فار دی پروموشن آف انٹرنیشنل ٹریڈ کے ساتھ مل کر منعقد کی گئی تھی، جو ایک چینی حکومتی ادارہ ہے جو بین الاقوامی تجارت کی نگرانی کرتا ہے تاکہ چینی تجارتی متعلقین کے لیے مقامی کاروباروں کی ایکسپوژر کو بڑھایا جا سکے، خاص طور پر ان غیر ملکی کمپنیوں کے لیے جو روایتی طور پر مغرب کی طرف رجحان رکھتے ہیں۔[33] اس سفر میں بیجنگ کا تین روزہ دورہ اور چینی اور پاکستانی کاروباری رہنماؤں کے درمیان مزید روابط کو فروغ دینے کے لیے بزنس ٹو بزنس ایونٹس کا انعقاد شامل تھا۔

چھوٹے شہری مراکز میں بھی، مقامی پاکستانی یونیورسٹیوں نے چائنا اسٹڈی سینٹرز قائم کرکے اور چینی یونیورسٹیوں اور خصوصی تحقیقی اداروں کے ساتھ تحقیقی تعلقات استوار کرکے چینی یونیورسٹیوں کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے پہل کی ہے۔ یہ ادارے سی پیک کے دوسرے مرحلے (2021–2025) میں چینی کمپنیوں کی متوقع مانگ کو پورا کرنے کے لیے اچھی طرح سے تربیت یافتہ پاکستانی کارکنوں کا بڑی تعداد تیار کرنے کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں جو مینڈارن اور چینی ثقافتی روایات سے بخوبی واقف ہوں۔[34] جہاں اقتصادی راہداری کا پہلا مرحلہ (2015–2020) بجلی اور نقل و حمل کے شعبوں میں سپلائی سائیڈ انفراسٹرکچر کی رکاوٹوں کو دور کرنے پر مرکوز ہے، سی پیک کا دوسرا مرحلہ (2021–2025) سرمایہ کاری کے ساتھ خاص طور پر خصوصی اقتصادی زونز (SEZs) میں چینی کمپنیوں سے صنعتی تعاون پر مرکوز ہے۔ مثال کے طور پر، یونیورسٹی آف سرگودھا،جو ایک پبلک یونیورسٹی ہے ، نے 2018 میں پاکستان کے ہائیر ایجوکیشن کمیشن کی فنڈنگ سے پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف چائنا اسٹڈیز کا آغاز کیا۔صوبہ پنجاب کے زرعی مرکز میں واقع، زراعت میں مہارت رکھنے والی اس یونیورسٹی نے چینی یونیورسٹیوں، جیسے ساؤتھ چائنا ایگریکلچرل یونیورسٹی کے ساتھ بھی باہمی تحقیقی رابطے قائم کیے ہیں۔[35]

چین : اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک قیمتی مقام کے طور پر

زیادہ سے زیادہ پاکستانی طلباء مغربی یونیورسٹیوں کے مقابلے چینی یونیورسٹیوں کا انتخاب کر رہے ہیں۔ (شکل 1 دیکھیں)[36] مغربی یونیورسٹیوں کی زیادہ ٹیوشن فیس اور ویزا کی سخت شرائط کے مقابلے میں، بہت سے پاکستانی طلباء کو لگتا ہے کہ چینی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنا زیادہ سستا ہے اور سرکاری وظائف زیادہ آسانی سے دستیاب ہیں۔ اگرچہ بہت سے پاکستانی اشرافیہ اب بھی اپنے بچوں کو مغربی یونیورسٹیوں میں بھیجتے ہیں، مگر پھر بھی وہ پاکستانی طلباء جو چینی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کا انتخاب کرتے ہیں، وہ معاشی اور جغرافیائی طور پر پاکستانی معاشرے کے ایک وسیع تر حصے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ چین میں وظائف کے ذریعے تعلیم حاصل کرنا کم آمدنی والے پاکستانیوں کو اعلیٰ درجے کی ڈگریاں حاصل کرنے کے مواقع فراہم کر تی ہیں۔

2018 میں 28,000 سے زیادہ پاکستانی طلباء نے چین کی اعلی تعلیم کے اداروں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی، یہ اعداد وشمار صرف جنوبی کوریا اور تھائی لینڈ کے بعد دنیا میں تیسرے نمبر پر ہیں۔[37] چین میں پاکستانی طلباء کی تعداد آسٹریلیا، برطانیہ اور امریکہ میں تعلیم حاصل کرنے والے پاکستانیوں کی تعداد سے زیادہ ہے۔[38] اگرچہ کچھ پاکستانی طلباء چینی یونیورسٹیوں میں براہ راست اپلائی کرتے ہیں، کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ اور مقامی پاکستانی یونیورسٹیوں میں چائنا اسٹڈی سینٹرز مقامی طلباء کو داخلہ دلوانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستانی یونیورسٹیوں میں چائنا اسٹڈی سینٹرز کی سربراہی اکثر وہ فیکلٹی ممبران کرتے ہیں جنہوں نے خود چینی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کی ہوتی ہے اور وہ پاکستانی طلباء کو چین میں تعلیم حاصل کرنے کی بھرپور حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔طلباء کے داخلے کا دوسرا ذریعہ مقامی تھنک ٹینکس اور ایجوکیشن کنسلٹنسیز ہیں۔ اسلام آباد میں پاکستان چائنا انسٹی ٹیوٹ جیسے مقامی تھنک ٹینکس کے چینی پالیسی سازوں خاص طور پر چینی سفارت خانے میں کے ساتھ قریبی تعلقات ہیں۔ چین میں تعلیم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے پاکستانی طلباء کے لیے کئی نجی فرمیں بھی ہیں جو تعلیمی مشاورتی خدمات فراہم کرتی ہیں۔

شکل 1

بیرون ملک پاکستانی طلباء مغرب کے مقابلے چین کو ترجیح دیتے ہیں۔

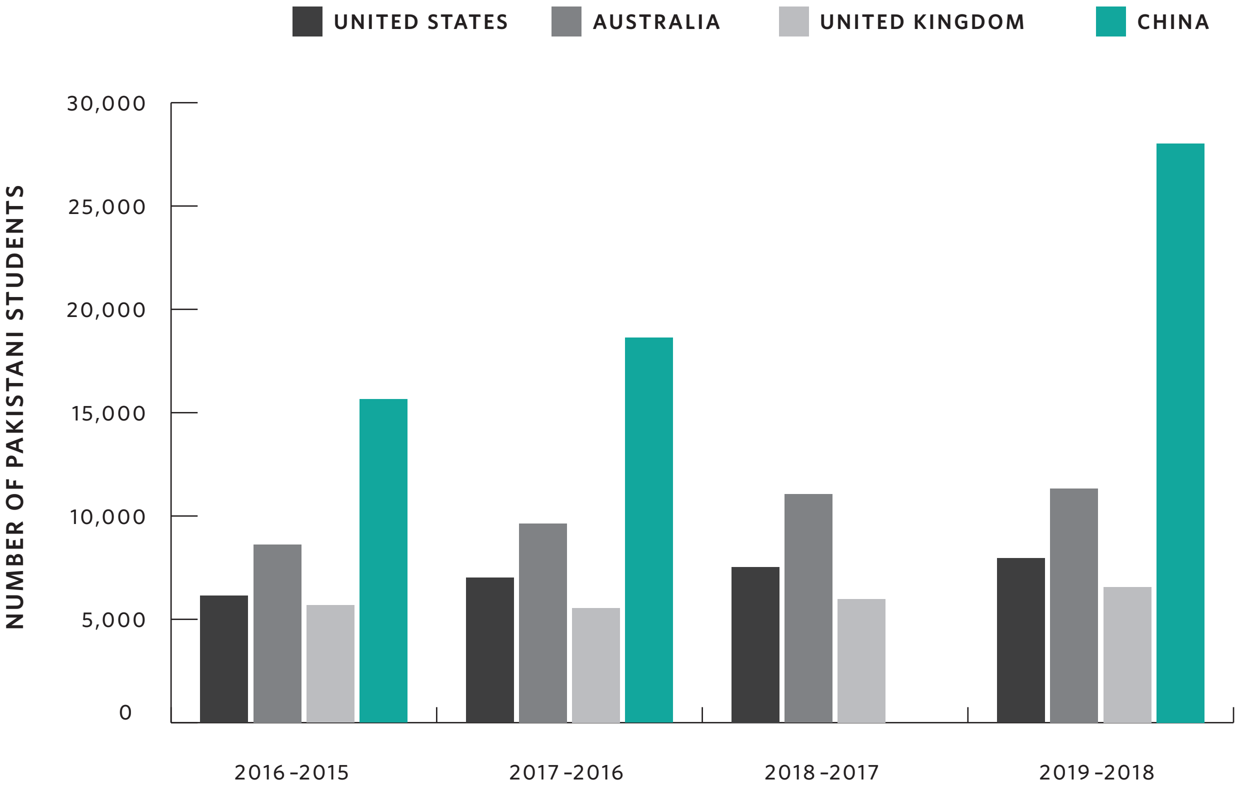

نوٹ: 2017–2018 کے تعلیمی سال کے لیے چین میں زیر تعلیم پاکستانی طلباء کا کوئی ڈیٹا دستیاب نہیں ہے۔

ذرائع: یو ایس انسٹی ٹیوٹ برائے انٹرنیشنل ایجوکیشن؛ آسٹریلوی محکمہ تعلیم، ہنر اور روزگار؛ یوکے ہائر تعلیمی شماریات ایجنسی؛ اور چینی وزارت برائےاعلیٰ تعلیم۔

چینی حکومت کچھ پاکستانی طلباء کو وظائف کی پیشکش کرتی ہے، جبکہ وظائف کے انتخاب کے عمل کا انتظام پاکستان کا ہائر ایجوکیشن کمیشن کرتا ہے۔ 2018 کے اندازوں کے مطابق، چینی یونیورسٹیوں میں تقریباً 7,000 پاکستانی طلباء سرکاری اور نجی ذرائع سے اسکالرشپ پر تعلیم حاصل کر رہے تھے، حالانکہ اس وقت سے کورونا وائرس کا وبائی مرض کا کافی حد بڑھ گیا تھا۔[39] اگرچہ یہ تعداد کافی ہے، لیکن یہ طلباء چینی اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں داخلہ لینے والے پاکستانی طلباء کی کل تعداد کا صرف 25 فیصد تھے۔[40] اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے پاکستانی طلباء اور ان کے اہل خانہ غالباً چینی یونیورسٹیوں کی ڈگریوں کے لئے اپنا پیسہ لگا رہے ہیں۔ ان کی وجوہات میں سی پیک کے آغاز کے بعد چینی اور پاکستانی متعلقین کے درمیان بڑھتی ہوئی بات چیت، چین میں اعلیٰ تعلیم کے مواقعوں کے بارے میں بڑھتی ہوئی معلومات، چینی ڈگری حاصل کرنے کی کم قیمت، اور بہت سے پاکستانی یونیورسٹیوں میں کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ اور چائنا اسٹڈی سینٹرز کا قیام شامل ہوسکتا ہے۔ مزید میکرو اکنامک سطح پر، چین کا ایک عالمی اقتصادی طاقت کے طور پر ابھرنا اور چینی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے کے مستقبل کے معاشی فوائدپر بہت سے پاکستانیوں کا یقین بھی اس رجحان کو آگے بڑھانے کے اہم عوامل میں سے ہے۔

چینی یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کرنے والے کچھ پاکستانی طلباء بھی اپنے ساتھ وانے والے برتاؤ کا اپنے ساتھیوں کے مغربی یونیورسٹیوں میں ملنے والے سلوک کے ساتھ مثبت طور پر موازنہ کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر ،سنگھوا یونیورسٹی کے ایک سابق طالب علم نے، چین کے دوست کے طور پر،

سکول کیمپس میں اور اس کے ارد گرد پاکستان کے بارے میں مثبت تاثرات کو اجاگر کیا۔[41] چین میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان واپس آنے والے بہت سے طلباء جن کا رجحان مغرب کی بجائے مشرق کی طرف ہے، معیشت کے مختلف شعبوں میں متنوع، تعلیم یافتہ اور اچھی تربیت یافتہ افرادی قوت کی نمائندگی کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ چین کو اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک پرکشش مقام بنانے سے مستقبل کے پاکستانی لیڈروں اور اشرافیہ کی ایک نسل تیار کرنے کا موقع ملتا ہے جو کہ سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں چین کو ترجیح دے گا۔ چین کی جھکاؤ رکھنے والی یہ اشرافیہ روایتی پاکستانی اشرافیہ کے خلاف ایک توازن قائم رکھنے کا کام کر سکتے ہیں، جن میں سے اکثریت اپنے نقطہ نظر کے لحاظ سے مغرب پسند ہیں۔

مجموعی طور پر، جب کہ چین اپنے تعلیمی ماڈل کو کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ اور کلاس رومز کے ذریعے برآمد کر رہا ہے، وہ تمام اپروچز کے لئے ایک ہی پیمانہ استعمال نہیں کر رہا۔ جہاں چینی متعلقین کو پاکستان کے تعلیمی شعبے کے ساتھ شراکت داری کو گہرا کرنے کے لیے سیاسی اور اقتصادی ترغیبات حاصل ہیں، وہیں پاکستان کے اندر طلب کے عوامل بھی ان بڑھتے ہوئے تعاملات میں حصہ ڈال رہے ہیں۔ بہت سے نوجوان پاکستانیوں کا مینڈارن سیکھنے کی طرف بڑھتے ہوئے جھکاؤ کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ وہ چین کے عالمی اقتصادی طاقت کے طور پر ابھرنے اور سی پیک کے تحت پاکستان میں اس کی اقتصادی مصروفیت کے ذریعے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ چینی متعلقین مقامی رسم و رواج، ثقافتی طریقوں اور انتظامی تکنیکوں کے بارے میں جاننے کے لیے پاکستانی یونیورسٹیوں میں ایگزیکٹوز بھیج رہے ہیں۔ آخر میں اعلیٰ تعلیم کے لیے ایک پسندیدہ مقام کے طور پر چین کی بڑھتی ہوئی توجہ بالکل واضح ہے۔

جہاں پاکستانی طلباء کے لیے چینی حکومت کےوظائف کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے، وہیں چین میں پاکستانی طلباء کی مجموعی تعداد میں اضافہ دیگر متغیرات جیسے کہ چین کے اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے بارے میں بیداری، کنفیوشس انسٹی ٹیوٹ کی ترقی اور چائنہ سٹڈی سنٹر ز، چینی یونیورسٹیوں کی کم لاگت اور چینی ڈگری کے مستقبل کے معاشی منافع میں یقین کی وجہ سے ہے۔

چین اور پاکستان کے مابین زرائع ابلاغ کے تعلقات میں توسیع

2010 کی دہائی کے بعد سے، چین نے روایتی اور سوشل میڈیا کے ذریعے اپنے پیغام کو زیادہ مؤثر طریقے سے پہنچانے کے لیے مقامی پاکستانی میڈیا ہاؤسز اور صحافیوں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دینے اور اہم معاہدوں کی بروکرنگ میں بہت زیادہ پیش رفت کی ہے۔

بقا کے لئے مصروف عمل پاکستانی میڈیا آؤٹ لیٹس کے ساتھ شراکت داری

چینی سفارت کاروں کی عوامی سطح کی سفارت کاری کے علاوہ ،مختلف قسم کی ابھرتی ہوئی شراکتیں بھی چینی اور پاکستانی میڈیا حلقوں کے درمیان تعلقات کو مزید گہرا کر رہی ہیں۔ چین کی سرکاری ژنہوا نیوز ایجنسی، چائنا ڈیلی جیسے انگریزی زبان کے اخبارات اور چائنا گلوبل ٹیلی ویژن نیٹ ورک (CGTN) اور چائنا ریڈیو انٹرنیشنل جیسی نشریاتی تنظیمیں پاکستان کی معیشت اور معاشرے پر سی پیک منصوبوں کے مثبت اثرات کو باقاعدگی سے اجاگر کرتی ہیں۔ یہ خبر رساں ادارے پاکستان میں چین کے بارے میں منفی تاثرات اور سی پیک کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کا بھی باقاعدگی سے جواب دیتی ہیں۔[42]

کہا جاتا ہے کہ، چینی سرکاری میڈیا چینلز جیسے CGTN کے محدود پاکستانی ناظرین ہیں۔ اس چینل کا کوئی اردو ورژن نہیں ہے، اس لیے اس کی نشریات ملک کی آبادی کے ایک بڑے فیصد تک پہنچنے میں ناکام رہتی ہیں۔ اگرچہ صرف 8 فیصد پاکستانی اردو کو اپنی مادری زبان کے طور پر پہچانتے ہیں، اس کے باوجود ملک کے بیشتر قومی اخبارات اور نیوز چینلز اردو میں ہیں۔[43] پنجابی، سندھی، پشتو اور بلوچی سمیت مختلف مقامی زبانوں کے بولنے والے عام طور پر اردو پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ تمام خواندہ پاکستانیوں میں سے 75 فیصد سے زیادہ اور شہری علاقوں کے 95 فیصد باشندے اردو سمجھتے ہیں۔[44]

ژنہوا اور پاکستانی سرکاری و نجی میڈیا تنظیموں کے درمیان تعلقات کو وسعت دینے کی چینی کوششیں ابھی بھی ابتدائی مرحلے میں ہیں، لیکن بیجنگ کی آبادی کے وسیع حلقے تک پہنچنے کیلئے یہ کوشش زیادہ کامیاب دکھائی دیتی ہے۔ دسمبر 2019 میں، ژنہوا نے پاکستانی خبر رساں ایجنسیوں اور میڈیا اداروں کو انگریزی اور اردو میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے لیے تصاویر، متن اور ویڈیوز سمیت اپنی نیوز سروس کے تمام مواد تک رسائی فراہم کرنے پر اتفاق کیا۔ اس معاہدے پر دستخط کرنے والی پاکستانی میڈیا سروسز نے پہلے چھ ماہ کے لیے ژنہوا کی نیوز سروسز مفت حاصل کیں۔[45]

اس معاہدے سے پہلے ہی، ژنہوا نے اکتوبر 2019 میں ایک مقامی میڈیا تنظیم، انڈیپینڈنٹ نیوز پاکستان کے ساتھ شراکت میں ژنہوا پاکستان سروس کا آغاز کیا تھا۔ معاہدے کے مطابق انڈیپینڈنٹ نیوز پاکستان نے ژنہوا کی انگریزی سروس کی خبروں کا اردو میں ترجمہ کرنے اور پھر ان خبروں کو ملک کے وسیع تر میڈیا سسٹم میں پھیلانے پر اتفاق کیا ہے۔ انڈیپینڈنٹ نیوز پاکستان کی ویب سائٹ کا ایک مخصوص سیکشن ژنہوا پاکستان سروس کے لیے وقف ہے، اور مقامی پاکستانی میڈیا تنظیم ژنہوا اور چائنا ریڈیو انٹرنیشنل کے ساتھ دو طرفہ خبروں کے تبادلے کے انتظامات جس میں ترجمہ اور اشاعت شامل ہے کو دیکھتی ہے۔[46] ژنہوا کی اردو سروس کی توسیع بہت اہم ہے، کیونکہ اردو خبروں کے سامعین مقامی مارکیٹ کا زیادہ تر حصہ رکھتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ اقدام بیجنگ کی معلومات کو مقامی بنانے اور اسے ملک کے اندر پارٹنرز کے ذریعے پھیلانے کی وسیع حکمت عملی کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔

ایک میڈیا اکاؤنٹ کے بیان کے مطابق، پاکستانی وزیر اعظم عمران خان کی معاون خصوصی برائے اطلاعات و نشریات فردوس عاشق اعوان نے کہا ہے کہ "پاکستانی اور چینی میڈیا کے درمیان قریبی ہم آہنگی قومی اور اقتصادی مفادات کے دفاع اور دونوں ممالک اور ان منصوبوں کے خلاف منفی پروپیگنڈے کو شکست دینے کے لیے جو پورے خطے کے لیے گیم چینجر ثابت ہو رہے ہیں کے لیے ضروری ہیں۔[47] میڈیا کے کچھ کردار ژنہوا معاہدے کو فعال طور پران چیزوں کا مقابلہ کرنے کا ایک موقع سمجھتے ہیں جنہیں وہ چین پاکستان تعلقات اور سی پیک پر منفی مغربی پروپیگنڈے کے طور پر دیکھتے ہیں۔ جبکہ کچھ لوگ اس معاہدے کو پاکستانی عوام اور میڈیا ہاؤسز پر مغربی اثر و رسوخ کو کم کرنے کا ایک ذریعہ سمجھتے ہیں۔[48]

پاکستان کے سرکردہ میڈیا ہاؤسز اور آؤٹ لیٹس جن میں جنگ گروپ، ڈیلی پاکستان، نوائے وقت، ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان، ڈیلی ٹائمز، ہم نیوز، اور پاکستان ٹوڈے شامل ہیں نے ژنہوا کی سبسکرپشن سروسز پر دستخط کیے ہیں۔[49] مزید برآں، چائنہ ڈیلی نے اپنی نیوز فیڈ کو ڈان کے ہوم پیج پر نمایاں طور پر رکھا ہے۔ یہ خبریں صرف پاکستان پر مرکوز نہیں ہوتی بلکہ عالمی دلچسپی کے اہم مسائل، چین کی تکنیکی کامیابیوں اور کورونا وائرس وبائی امراض سے نمٹنے میں ترقی پذیر ممالک کے لیے اس کی جاری حمایت پر چین کے خیالات کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔ ایکسپریس ٹریبیون جیسے دیگر سرکردہ اخبارات باقاعدگی سے سی پیک کے فوائد اور چین کی پاکستان کو اقتصادی مدد کے بارے میں خبریں چھاپتے ہیں۔ ان میں سے بہت سی کہانیاں اصل میں چائنا اکنامک نیٹ میں شائع ہوئیں، جو کہ چینی ریاست سے وابستہ اکنامک ڈیلی کا ایک اقدام ہے۔[50] اسے 2003 میں اسٹیٹ کونسل کے انفارمیشن آفس نے چین کی آٹھ اہم میڈیا ویب سائٹس میں سے ایک کے طور پر نامزد کیا تھا۔[51]

مقامی پاکستانی میڈیا ہاؤسز کے لیے، ان دو طرفہ خبروں کے معاہدوں کا بنیادی محرک تجارتی وجوہات ہیں۔ ژنہوا کی خبروں کی رپورٹوں اور دیگر وسائل کی قیمت امریکی اور یورپی وائر سروسز جیسے کہ رائٹرز، دی ایسوسی ایٹڈ پریس، اور ایجنسی فرانس پریس سے کم ہے۔ پاکستان میں بہت سے نجی میڈیا ہاؤسز اپنے کاروبار کو برقرار رکھنے کے لیے حکومت سے حاصل کردہ اشتہارات کی آمدنی پر انحصار کرتے ہیں، لیکن حالیہ برسوں میں آمدنی کے اس اہم سلسلے میں کمی نے بہت سے میڈیا ہاؤسز کی مالی استحکام پر منفی اثر ڈالا ہے۔[52] اس مالی پریشانی کے پیش نظر، پاکستانی نجی میڈیا ہاؤسز ژنہوا کے اقدامات کو زیادہ قبول کرتے ہیں۔

شنہوا کی خبروں کا اردو میں ترجمہ کرنے کا معاہدہ چینی متعلقین کی جانب سے مقامی پاکستانی حقائق کو سمجھنے اور اس کے اندر کام کرنے کی کوشش کو نمایاں کرتا ہے۔ ترجمہ کی خدمات کے لیے مقامی خبر رساں ایجنسیوں کے ساتھ شراکت داری کا فیصلہ انڈیپنڈنٹ نیوز پاکستان جیسے مقامی میڈیا آؤٹ لیٹس کے لیے مالیاتی سہولت فراہم کرتا ہے۔ مقامی سامعین کو اردو میں خبریں فراہم کرنے سے وہ زیادہ مقامی سامعین تک پہنچ سکتے ہیں اور پاکستانی قارئین اور ناظرین کے سامنے مختلف مسائل پر چین کے نقطہ نظر کو پیش کرسکتے ہیں۔

پاکستانی صحافیوں کے ساتھ براہ راست تعلقات استوار کرنا

نیوز سروسز کے درمیان مواد کے اشتراک کے معاہدوں کے علاوہ ، چینی اور پاکستانی رپورٹرز چین کی میزبانی میں تربیتی سیشنز میں شرکت کر رہے ہیں۔ آگے بڑھنے (آوٹ ریچ) کے اس مہم کے ایک حصے کے طور پر ، پاکستان کی سرکاری خبر رساں ایجنسیوں اور نجی میڈیا ہاؤسز کے صحافی چین میں قلیل مدتی یا توسیعی تربیتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں۔ پاکستانی صحافیوں کو تربیت دے کر ، ان کے ساتھ تعلقات استوار کرکے اور ان کے ساتھ تعلقات کو فروغ دے کر، چین ان مقامی کرداروں کو سی پیک اور لوگوں کی زندگیوں پر اس کے مثبت اثرات کے بارے میں مثبت بیانیہ لکھنے کی ترغیب دے سکتا ہے۔

پاکستان میں چینی سفارتخانہ مقامی پاکستانی صحافیوں کو چین کی رینمن یونیورسٹی جیسی معروف چینی یونیورسٹیوں میں مختصر مدت کے تربیتی کورسز میں حصہ لینے کے لیے سپانسر کرتا ہے۔[53] صرف 2018 میں ، پاکستان کے بیس سے زائد میڈیا وفود نے چینی اوٹ لیٹس اور یونیورسٹیوں کا دورہ کیا۔[54]چین میں میڈیا کے ان دوروں اور تربیتی سیشنوں نے چینی اور پاکستانی میڈیا تنظیموں کے درمیان قریبی تعاون کو مضبوط کیا اور بالاآخر تجارت، توانائی کے بنیادی ڈھانچے اور ثقافت جیسے موضوعات پر حکومتی وابستگی اور عوام کے درمیان مفاہمت کو مضبوط کیا۔[55]

بہت سے پاکستانی صحافیوں کے لیے اس طرح کے تربیتی پروگراموں اور غیر ملکی دوروں کے لیے نامزدگی نہ صرف چینی حکومتی حکام اور دیگر ذرائع سے روابط بڑھانے کے مواقع فراہم کرتی ہے بلکہ وہ شعبہ جاتی مہارت حاصل کرنے کے لیے بھی ان مواقعوں کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ اگرچہ پاکستان کی بہت سی یونیورسٹیوں میں ابلاغ عامہ کے شعبے ہیں، لیکن پیشہ ورانہ اور ہنر مند میڈیا کا عملہ تیار کرنے کے لیے درکار مہارت اور جدید ٹیکنالوجی کی کمی ہے۔[56] تربیت (ٹریننگ) دورہ کرنے والے صحافیوں کو جدید تکنیکی مہارتوں سے اراستہ کرنے اور انہیں چین کے ترقیاتی ماڈل کے بارے میں سکھانے پر مرکوز ہوتی ہے۔[57]

پاکستانی میڈیا ہاؤسزاور چینی خبر رساں اداروں کے درمیان بڑھتے ہوئے روابط اورپاکستانی صحافیوں کے لیے چین میں ٹریننگ پروگراموں کے چین اور پاکستان کے درمیان وسیع تر تعلقات کے لئے اہم مضمرات ہیں۔ یہ سی پیک منصوبوں کے بارے میں پاکستانی میڈیا کی رپورٹنگ کی معروضیت اور مقامی لوگوں اور معیشت پر ان کے اثرات کے بارے میں سوالات اٹھاتا ہے، اس طرح اختلاف رائے کے لیے جگہ کم ہوتی ہے۔[58]ان چیلنجوں کے باوجود، پاکستانی میڈیا بعض اوقات سی پیک کے ارد گرد غیر یقینی صورتحال اور اس کے کچھ منصوبوں کے طویل مدتی ماحولیاتی استحکام پر اثرات کے بارے میں خدشات کا اظہار کرتا رہتا ہے۔[59]

سوشل میڈیا کی رسائی میں اضافہ

چینی اور مقامی پاکستانی میڈیا کے کردار سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر بھی سی پیک اور چین پاکستان تعلقات کی ایک مثبت تصویر تیار کرنے کے لیے ٹھوس کوششیں کر رہے ہیں۔پاکستان کے سوشل میڈیا صارفین کی اکثریت (زیادہ تر مرد) کی عمریں تیرہ سے چالیس سال کے درمیان ہے۔[60]اپریل 2021 میں، سوشل میڈیا استعمال کرنے والے پاکستانیوں میں 16 فیسد ٹوئٹر پر تھے۔ اگرچہ تقریباً 79 فیصد پاکستانی سوشل میڈیا صارفین فیس بک استعمال کرتے ہیں لیکن یہ تعداد کم ہو رہی ہے جبکہ ٹوئٹر استعمال کرنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔[61]

پاکستان کی نوجوان آبادی کا مطلب یہ ہے کہ سوشل میڈیا چینی کرداروں کے لیے چین پاکستان تعلقات اور سی پیک، چینی نقطہ نظر کو پھیلانے اور عوامی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے ایک مثالی ذریعہ کے طور پر ابھرا ہے۔[62]اس نقطہ نظر کی مثال مذکورہ بالا چینی سفارت کار ژاؤ کے بہتر کوئی نہیں دے سکتا جنہوں نے 2015 سے 2019 تک پاکستان میں چینی سفارت خانے میں خدمات انجام دیں۔وہ چینی ڈیجیٹل ڈپلومیسی کے علمبردار تھے اور ٹوئٹر اکاونٹ بنانے اور ایک قابل صارف بننے والے پہلے چینی سفارت کاروں میں سے ایک تھے۔[63]ژاؤ 2017 میں پاکستان میں "#AskLijianZhao#" کاہیش ٹیک استعمال کرتے ہوئے نمایاں ہوئے ، جو انہوں نے سی پیک کے بارے میں غلط فہمیوں کو دور کرنے کے لیے بنایا تھا۔[64] ژاؤ نے خود کو عام پاکستانیون کے سوالات کے لئے ٹوئٹر پر براہ راست سوال و جواب کے سیشنز کے ذریعے قابل رسائی بنایا اور سی پیک سے متعلق چینی مفادات کو فروغ دیا۔

بہت سے چینی سفارت کاروں جو سوشل میڈیا پر احتیاط اور تحمل کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں کے برعکس، ژاؤ نے فعال طور پر ہر اس چیز کا دفاع کیا جنہیں وہ جائز چینی قومی مفادات کے طور پردیکھتے تھے۔[65] اسلام آباد میں اپنے قیام کے دوران ، ژاؤ نے امریکہ کے معروف مقامی صحافیوں اور سفارت کاروں کے ساتھ کئی عوامی ملاقاتیں کیں۔[66] اگرچہ مغرب اور پاکستانی لبرلز ژاؤ کو چین کی بڑھتی ہوئی طاقتور"تنہائی پسند جنگجو" ڈپلومیسی کی ایک مثال کے طور پر دیکھتے ہیں، لیکن انہوں نےایک وفادار پاکستانی سوشل میڈیا فالورز بنائے۔[67] ان فالورز میں سے بہت سے نوجوان پاکستانیٹوئٹرصارفین ہیں، جن کے لیے ژاؤ ایک ایسی شخصیت کی نمائندگی کرتے ہیں جوہر اس چیز کے خلاف کھڑے ہیں جن کو وہ پاکستان اور چین کے خلاف مغربی پراپیگنڈے کے طور پر دیکھتے ہیں۔

پاکستان میں قیام کے دوران اور اس کے بعد سوشل میڈیا پر ان کی موجودگی اور عوامی مصروفیت نے ژاؤ کو ایک کنبے کی طرح کا نام دیا، اور وہ اب بھی ایک وفادار پاکستانی فالورز رکھتے ہیں۔چینی وزارت خارجہ کے ترجمان کے طور پر، ژاؤ پاکستان سے اپنی وابستگی کے بارے میں ٹویٹ کرتے رہتے ہیں۔

مثال کے طور پر، 2021 میں پاکستان کے قومی دن کے موقع پر، ژاؤ نے ٹویٹ کیا، "ایک سفارت کار کے طور پر، میں دو مرتبہ 8 سال سے زیادہ عرصے تک Pakistan# میں رہا۔پاکستان نے میرا دل جیت لیا ہے۔[68] میں آپ کو Pakistan Day# کی خوشیاں مبارک ہو! چین پاکستان دوستی زندہ باد! (پاکستان چین دوستی زندہ باد!)۔ مئی 2021 کے وسط تک، ٹوئٹر پر ان کے تقریبا 950،000 فالورز تھے۔[69]

چینی کمپنیوں، خاص طور پر SOEs جو پاکستان میں سی پیک منصوبوں پر کام کر رہی ہیں، نے فیس بک، لنکڈ اِن اور خاص طور پر ٹوئٹر جیسے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے استعمال کو اپنا لیا ہے۔یہ کمپنیاں زیر تعمیر منصوبوں کے بارے میں باقاعدہ اپ ڈیٹس شیئر کرتی ہیں اور پاکستان کی ملکی معیشت اور قریبی مقامی آبادیوں پر ان منصوبوں کے مثبت اثرات کو اجاگر کرتی ہیں۔مقامی چینی کمپنیوں کے ملازمین بھی پاکستان کی معیشت میں اپنے کام اور شراکت کو ظاہر کرنے کے لیے لنکڈ ان اورٹوئٹرکو معمول کے مطابق استعمال کرتے ہیں۔چینی میڈیا آؤٹ لیٹس بشمول ژنہوا کی اردو سروس اور دوستی چینل ایف ایم 98 بھی باقاعدگی سے اردو میں ٹویٹ کرتے ہیں۔[70]ژنہوا نیوز ایجنسی کے مواد کے اشتراک کے معاہدوں اور مقامی میڈیا ہاؤسز کے ساتھ شراکت داری کی طرح، دوستی چینل FM 98 ریڈیو پاکستان اور چائنہ ریڈیو انٹرنیشنل کا ایک مشترکہ منصوبہ ہے۔یہ 2017 میں شروع کیا گیاتھا ،اور مقامی سامعین کے لیے اس میں روزانہ اردو نشریات ہوتی ہیں۔

اسی طرح، پاکستانی حکومت بھی سی پیک کے بارے میں مثبت تاثر پیدا کرنے کے لیے سوشل میڈیا پر سرگرم ہے۔[71]حکومتی عہدیداروں، وزارتیں جیسےکہ منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کی وزارت ،اور ریڈیو پاکستان نے پاکستان کی افرادی قوت اور انفراسٹرکچر کی ترقی میں اقتصادی راہداری کی سرمایہ کاری کے فوائد کو اجاگر کرتے ہوئے چینی خیر سگالی کے فروغ کے لیے سی پیک کو مثبت انداز میں پیش کرنے کے لیے ٹوئٹر کا استعمال کیا ہے۔

دریں اثنا، وبا کے دوران، چینی سفارتخانے اور چینی کمپنیوں نے پاکستانی حکام کے لیے اپنی مادی حمایت کو اجاگر کرنے کے لیے تیزی سے ٹوئٹر کا رخ کیا۔ وہ باقاعدگی سے چینی سفارتخانے کے اہلکاروں یا چینی SOE ایگزیکٹوز کی پوسٹس شیئر کرتے ہیں جو ماسک اور دیگر ذاتی حفاظتی سامان اپنے پاکستانی ہم منصبوں کے حوالے کرتے ہیں۔پاکستان چینی ساختہ کوویڈ -19 ویکسین کے اولین وصول کنندہ میں سے رہا ہے۔[72] چینی سفارت خانہ معمول کے مطابق ٹوئٹر پر اس حمایت کے تشہیرکرتا رہا ہے اور اس طرح کی خبروں کو مقامی سوشل میڈیا صارفین نے بڑے پیمانے پر شیئر کیا ہے۔[73]

حتمی طور پر، چین اور پاکستان کے درمیان میڈیا تعلقات میں توسیع کا امکان ہے کیونکہ سی پیک اپنے دوسرے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے۔چین پاکستان کے مقامی میڈیا ہاؤسز اور صحافیوں کے ساتھ تعلقات کو فروغ دیتا رہے گا۔چین کے لیے بطور فریق، یہ تعلقات نہ صرف سی پیک کے حوالے سے منفی تاثرات کا مقابلہ کرنے بلکہ بین الاقوامی مسائل پر چینی نقطہ نظر کے ساتھ مقامی آبادی کے وسیع تر طبقات تک پہنچنے میں بھی مدد فراہم کرنے کے ایک ذریعہ کے طور پر اہم ہیں۔مقامی پاکستانی میڈیا ہاؤسز کے لیے، ژنہوا جیسی چینی تنظیموں کے ساتھ ان کے تعلقات بنیادی طور

پر تجارتی ہیں کیونکہ وہ اپنی مالی حالت کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔پاکستان میں چینی سفارت خانہ، پاکستان میں کام کرنے والے چینی SOEs، پاکستانی صحافیوں، اور پاکستانی حکومت کی وزارتیں سبھی کو سوشل میڈیا اور دیگر چینلز کے ذریعے سی پیک کی شبیہہ کو مستحکم کرنے کے لیے فائدہ مند ہیں۔

پاکستان کے شعبہ توانائی میں چینی سرمایہ

تعلیم اور میڈیا جیسے غیر واضح شعبوں پر سی پیک کے اثرات کو نظر انداز نہ کرنا جتنا اہم ہے، اتنا ہی اقتصادی راہداری کی آج تک کی گئی سرمایہ کاری جو توانائی کے منصوبوں پر مرکوز ہے ،کے زیادہ تر اثرات کا اندازہ لگانا بھی ضروری ہے ۔سی پیک کے 2015 سے 2020 تک کے پہلے مرحلے کے دوران، زیادہ تر چینی سرمایہ کاری بنیادی ڈھانچے کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے، خاص طور پر بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں پر ہوئی۔نقل و حمل کے بنیادی ڈھانچے کے برعکس، جہاں پراجیکٹس حکومتی سطح کے قرضوں سے بنائے گئے ہیں، توانائی کے شعبے میں منصوبے نجی غیر ملکی سرمایہ کاری سے چلتے ہیں اور زیادہ نفع بخش منافع پیش کرتے ہیں۔پاکستان 1990 کی دہائی کے وسط سے بجلی کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے، اور 1994 میں بجلی کی پیداوار کے لئے نجی شعبے کی پہلی پالیسی کی منظوری دی تھی۔پالیسی کے تحت، سرمایہ کاروں کو مختلف مراعات کی پیشکش کی گئی تھی جس میں پاکستانی حکومت کی طرف سے فراہم کردہ خودمختار ضمانتوں کی مدد سے ڈالر کے حساب سے فراغ دلانہ منافع بھی شامل تھا۔[74]اس کے بعد کی توانائی کی پالیسیوں نے فراخدلی سے منافع کی پیشکش جاری رکھی، جن کے لئے حکومت کی خودمختار ضمانتوں کی حمایت جاری رکھی ہوئے ہیں۔

سی پیک فریم ورک کے تحت جو چین اور پاکستان کے درمیان توانائی کے شعبے میں تعاون کی رہنمائی کرتا ہے، مقامی کمپنیوں، خاص طور پر پاکستان کے توانائی کے شعبے میں تجربہ رکھنے والی کمپنیوں نے، پاور پلانٹس کی تعمیر کے لیے چینی SOEs کے ساتھ شراکت داری کی ہے۔مقامی پاکستانی کمپنیوں کو چینی SOEs کے ساتھ شراکت داری کے لیے تجارتی مراعات حاصل ہیں۔ان شراکتوں کے ذریعے، مقامی کمپنیوں نے سرمائے کے ذرائع تک رسائی حاصل کی ہے جو پہلے دستیاب نہیں تھے۔اس طرح کے انتظامات نے ان منصوبوں میں سرمایہ کاری کی سہولت فراہم کی ہے جن میں دیگر بیرونی کردار ماحولیاتی، سیاسی اور اقتصادی استحکام کے خدشات کی وجہ سے سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں ہیں۔مقامی کمپنیاں دونوں حکومتوں کے درمیان گفت و شنید میں سرگرم عمل رہی ہیں اور پاکستانی حکومت سے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے لابنگ کی ہے کہ ان کے مفادات کو پورا کیا جائے۔

طویل عرصے سے جاری پاکستان کےبجلی کے بحران سے نمٹنا

پاکستان کے پاور سیکٹر نے سی پیک کے تحت چین کے ساتھ تعاون کو بڑھانے کے مواقع فراہم کیے ہیں۔اس سے پہلے پاکستان کو 2009 سے بجلی کی کمی کے سنگین بحران کا سامنا تھا۔اگلے چند سالوں میں، صورت حال مزید خراب ہو گئی، جس کے نتیجے میں پورے ملک میں بجلی کی بندش مزید زیادہ ہو گئی۔

2011 میں، طلب اور رسد کے درمیان فرق تقریباً 7,000 میگاواٹ تک پہنچ گیا۔[75]ایک سال بعد، پاکستانی حکومت نے اندازہ لگایا کہ، زیادہ کھپت والے اوقات میں، قلت 5,000 میگاواٹ تک پہنچ گئی۔اس وقت کے دوران، بڑے شہری علاقوں کو ایک دن میں چودہ گھنٹے تک بجلی کی بندش کا سامنا کرنا پڑا، جب کہ دیہی علاقوں کو روزانہ بیس گھنٹے بجلی کی بندش کا سامنا کرنا پڑا۔[76]

بجلی کی اس شدید قلت نے متوقع طور پر روزگار پر منفی اثرات مرتب کیے، مقامی صنعت کی مسابقت(مقابلے کی صلاحیت) کو متاثر کیا، اور پاکستان سے برآمدات میں کمی کا باعث بنی۔اس سست ترقی کے درمیان، حکومت کو غربت کے خاتمے کے اقدامات کو بھی بڑھانا پڑا۔[77]کچھ اندازوں یہ اشارہ دیتے ہیں کہ ملک میں بجلی کی مسلسل کمی مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) میں 2 سے 2.5 فیصد کے درمیان کمی کا باعث بنی۔[78]پاکستانی حکومت نے بجلی کی قلت کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ جی ڈی پی کا 7 فیصد سالانہ لگایا ہے۔[79]2012 میں صورتحال

شکل 2

پاکستان کے پاور سیکٹر میں براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری

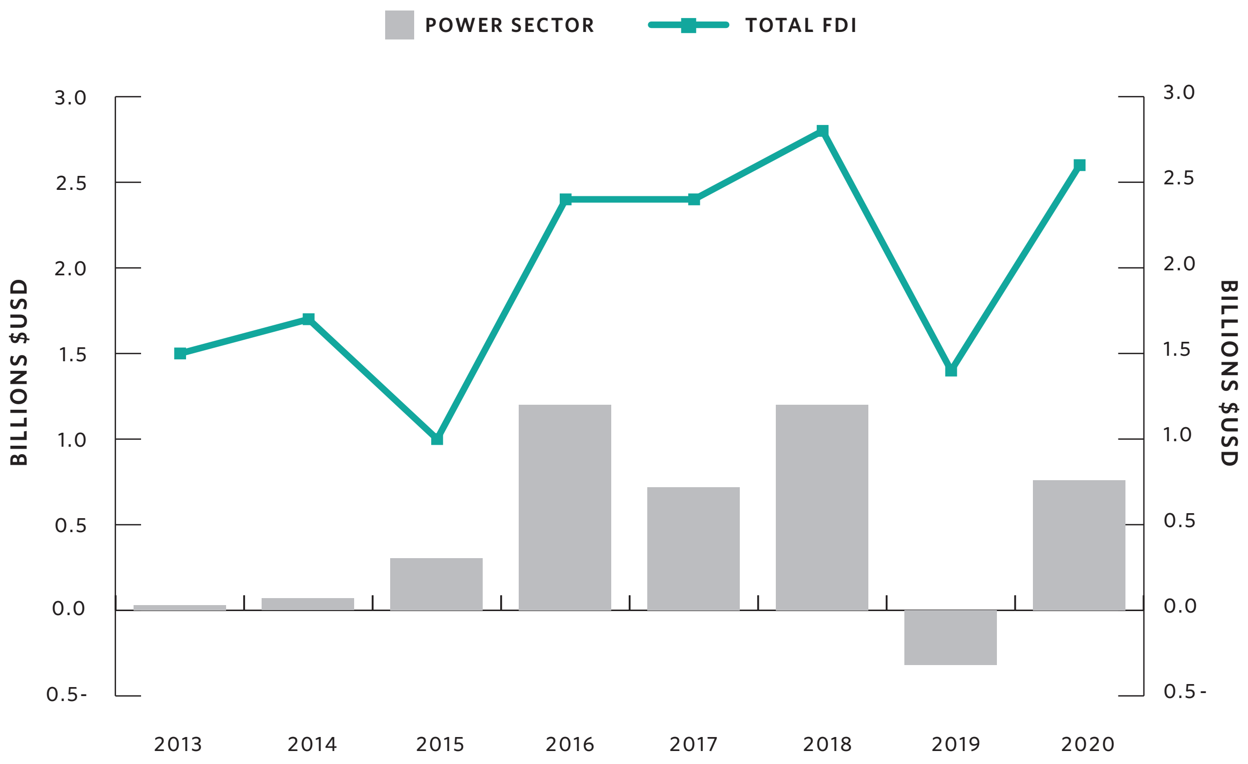

ذرائع: ”غیر ملکی سرمایہ کاری،“ دفتر وزیر اعظم پاکستان، بورڈ آف انویسٹمنٹ۔

اس قدر سنگین تھی کہ پاکستانی حکومت کی جانب سے سرمایہ کاری کی ترغیبات کے باوجود، مقامی اور غیر ملکی سرمایہ کاروں نے یکساں طور پر بجلی پیدا کرنے کی نئی صلاحیت سرمایہ فراہم کرنے سے کنارہ کشی اختیار کی۔[80]

سی پیک کے پہلے مرحلے میں پاکستان کے توانائی کے شعبے پر توجہ پاکستانی حکام، مقامی کمپنیوں، چینی پالیسی سازوں، اور چینی SOEs سمیت تمام اسٹیک ہولڈرز کے مفادات کے درمیان ہم آہنگی سے کار فرما ہوئیں۔ پاکستانی پالیسی سازوں کے لیے، ملک کے پاور سیکٹر میں چینی سرمایہ کاری شاید بجلی کی دیرینہ قلت کا فوری طور پر مقابلہ کرنے اور اس کی گرتی ہوئی معیشت کا مقابلہ کرنے کا واحد موقع ہے (شکل 2 دیکھیں)۔[81] مقامی پاکستانی کمپنیوں کے لیے، سی پیک نے بیرونی سرمائے کے طویل مدتی ذرائع تک رسائی فراہم کی اور انہیں بجلی کے شعبے میں اپنے کام کو بڑھانے کیا موقع دیا، جو کہ وہ سرمائے کی کمی کی وجہ سے کرنے سے قاصر تھے۔ شکل 2 پاکستان میں 2013 سے اب تک ملک کے پاور سیکٹر سمیت، براہ راست غیر ملکی سرمایہ کاری کی مجموعی سطح کو ظاہر کرتا ہے۔

دریں اثنا، ظاہری خطرات کے باوجود، پاکستان کے پاور سیکٹر میں سرمایہ کاری چینی SOEs کے لیے چینی کمپنیوں کی“ گو گلوبل حکمت عملی ”کے ایک حصے کے طور پر غیر ملکی منڈیوں میں اپنی موجودگی کو بڑھانے کا ایک موقع تھا۔[82]پاکستانی پاور سیکٹر نے بھی چینی SOEs کو اعلی منافع کمانے کا موقع فراہم کیا۔ پاکستان کے قومی الیکٹرک پاور ریگولیٹر، نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے 2014 میں نئے پاور پلانٹس کے لیے پیشگی ٹیرف کی پیشکش کی جو کہ منصوبے میعاد (تیس سال) کے دوران مساوات (ایکوٹی) پر مبنی 17 سے 20 فیصد تک اندرونی شرح منافع

کی ضمانت دیتا ہے۔[83] یہ واپسی امریکی ڈالر کے حساب سے تھی۔سی پیک کے طویل مدتی منصوبے میں بجلی کے شعبے میں تعاون کا مطالبہ کیا گیا ، جن میں پاور گرڈز کی تعمیر اور ملک کے ٹرانسمیشن اور ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک کو اپ گریڈ کرنا شامل تھا، لیکن اس تعاون کے ابتدائی مراحل میں ملک کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔[84] پچھلے پانچ سالوں میں، سی پیک کے توانائی کے منصوبوں ، جو مکمل ہو چکی ہیں یا زیر تعمیر ہیں کی مالیت تقریباً 18.9 بلین ڈالر ہے۔[85]

توانائی کے شعبے میں مشترکہ منصوبے

سی پیک کی شرائط کے تحت، ممکنہ پاور پراجیکٹس کو دونوں ممالک کی حکومتوں سے منظور ہونا ضروری ہے۔ مقامی پاکستانی کمپنیوں اور چینی کمپنیوں نے اپنی اپنی حکومتوں سے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے لابنگ کی ہے کہ ان کے پراجیکٹس کو فعال طور پر تشہیر دینے والے منصوبوں کی فہرست میں شامل کیا جائے۔ اس فہرست میں کسی پروجیکٹ کو شامل کرنے سے کمپنیوں کو چینی پالیسی بینکوں، خاص طور پر چائنا ڈیولپمنٹ بینک اور ایکسپورٹ امپورٹ بینک آف چائنا سے فنانسنگ کے لیے درخواست دینے کی اجازت ملتی ہے۔

کسی منصوبے کو فہرست میں شامل کرنے یا خارج کرنے کا فیصلہ مشترکہ طور پر مشترکہ رابطہ کمیٹی (جے سی سی) کی طرف سے کیا جاتا ہے، جو سی پیک کا فیصلہ ساز ادارہ ہے۔ اس کی مشترکہ صدارت چین کے قومی ترقی اور اصلاحاتی کمیشن کے نائب چیئرمین اور پاکستان کے وفاقی وزیر برائے منصوبہ بندی، ترقی اور خصوصی اقدامات کر تے ہیں۔ دونوں ممالک کی کمپنیوں کے درمیان مشترکہ منصوبے تیار کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ وہ اپنی متعلقہ حکومتوں کو پراجیکٹ کی فہرست پر بروقت فیصلوں کو یقینی بنانے کے لیے تیار کر سکتی ہیں (ٹیبل 1 دیکھیں)۔[86] بعض صورتوں میں، ایسے منصوبے جنہیں ابتدائی طور پر ترجیح نہیں دی گئی تھی بعد میں فہرست میں شامل کر دیے گئے اور ان پر تیزی سے عمل درآمد کیا گیا ۔[87]

ٹیبل 1

چین اور پاکستان کے مشترکہ پاور پراجیکٹس

منصوبہ	قرضہ دینے والا/والے	پاور سورس	موڈ/طرز /طریقہ	سرمایہ کار	موجودہ حالت/کیفیت
چائنہ پاور حب جنریشن کمپنی (پرائیویٹ) لمیٹڈ دو 660 میگا واٹ کے کوئلے سے چلنے والے پلانٹس (حب کے قصبے میں)	چائنا ڈویلپمنٹ بینک (CDB)؛ ایکسپورٹ امپورٹ بینک آف چائنا (CHEXIM)؛ چین کے صنعتی اور تجارتی بینک (ICBC)؛ چائنا کنسٹرکشن بینک (CCB)؛ بینک آف کمیونیکیشنز[88]	درآمد شدہ کوئلہ	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	چائنا پاور انٹرنیشنل ہولڈنگ؛ حب پاور کمپنی (حبکو)	آپریشنل
سندھ اینگرو کول مائننگ کمپنی تھر بلاک II	سی ڈی بی؛ سی سی بی؛ آئی سی بی سی؛ حبیب بینک لمیٹڈ (HBL)؛ یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ؛ بینک الفلاح لمیٹڈ؛ نیشنل بینک آف پاکستان؛ فیصل بینک لمیٹڈ[89]	کوئلے کی کان کنی	پبلک پرائیویٹ شراکت داری	حکومت سندھ؛ اینگرو انرجی لمیٹڈ؛[90] تھل لمیٹڈ (ہاؤس آف حبیب)؛ حبکو؛ ایچ بی ایل؛ چائنا مشینری انجینئرنگ کارپوریشن (CMEC)؛ اسٹیٹ پاور انٹرنیشنل مینڈونگ[91]	آپریشنل
اینگرو پاورجن تھر پرائیویٹ لمیٹڈ 330 ایگا واٹ کے دو کوئلے سے چلنے والے پاور پلانٹس	سی ڈی بی؛ سی سی بی؛ آئی سی بی سی؛ اور مقامی بینکوں کا ایک کنسورشیم[92]	مقامی کوئلہ	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	اینگرو انرجی لمیٹڈ؛[93] CMEC؛ ایچ بی ایل؛ لبرٹی ملز لمیٹڈ[94]	آپریشنل
تھر انرجی لمیٹڈ (330 میگاواٹ) کول پاور پروجیکٹ	سی ڈی بی (غیر ملکی کنسورشیم کے لیے لیڈ آرنجر)؛ HBL (مقامی کنسورشیم کے لیے مرکزی انتظام کار)[95]	مقامی کوئلہ	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	حبکو؛ فوجی فرٹیلائزر کمپنی؛ سی ایم ای سی[96]	زیر تعمیر
تھل نووا پاور تھر (پرائیویٹ) لمیٹڈ 330 میگاواٹ کول سے چلنے والا پاور پلانٹ	سی ڈی بی (لیڈ آرنجر)؛ HBL (لیڈ ارینجر)[97]	مقامی کوئلہ	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	حبکو؛ تھل پاور(پرائیویٹ) لمیٹڈ؛ نواٹکس لمیٹڈ; CMEC ; ڈیسکون انجینئرنگ لمیٹڈ [98]	زیر تعمیر
سچل انرجی ڈیولپمنٹ (پرائیویٹ) لمیٹڈ 49.5 میگا واٹ ونڈ فارم	آئی سی بی سی[99]	ونڈ پاور /ہوا کی قوت سے چلنے والے	مقامی (پاکستانی) کمپنی	عارف حبیب کارپوریشن[100]	آپریشنل

ہائیڈرو چائنا داؤد پاور (پرائیویٹ) لمیٹڈ 49.5 میگا واٹ ونڈ فارم	آئی سی بی سی[101]	ونڈ پاور /ہوا کی قوت سے چلنے والے	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	پاور چائنا ؛ داؤد پاور[102]	آپریشنل
کروٹ پاور کمپنی 720 میگا واٹ ہائیڈرو پاور اسٹیشن	سی ڈی بی؛ CHEXIM؛ بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن؛ سلک روڈ فنڈ[103]	ہائیڈرو پاور	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	چائنا تھری گورجز ساؤتھ ایشیا انویسٹمنٹ لمیٹڈ (چائنا تھری گورجز کارپوریشن کا ذیلی ادارہ)؛ ایسوسی ایٹڈ ٹیکنالوجیز پرائیویٹ لمیٹڈ[104]	زیر تعمیر
سکھی کناری ہائیڈرو 870 میگا واٹ ہائیڈرو پاور اسٹیشن	CHEXIM؛ آئی سی بی سی[105]	ہائیڈرو پاور	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	چائنا گیزوبا گروپ اوورسیز انویسٹمنٹ کمپنی لمیٹڈ؛ چائنا گیزوبا گروپ انٹرنیشنل انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ؛ حسیب خان (پرائیویٹ) لمیٹڈ[106]	زیر تعمیر
آزاد پتن پاور پرائیویٹ لمیٹڈ 701-میگا واٹ ہائیڈرو پاور اسٹیشن	سی ڈی بی، سی سی بی؛ آئی سی بی سی؛ بنک آف چائنا[107]	ہائیڈرو پاور	مشترکہ منصوبہ (مقامی)	چائنا گیزوبا گروپ کمپنی لمیٹڈ؛ لاریب گروپ[108]	زیر تعمیر

ذرائع: مختلف خبریں اور کارپوریٹ ذرائع (اختتامی نوٹ دیکھیں)۔

توانائی کے منصوبے شروع کرنے میں دلچسپی رکھنے والی مقامی کمپنیوں کو درپیش اہم رکاوٹوں میں سے ایک بیرونی سرمائے تک رسائی کی کمی ہے۔ پاکستانی کمپنیوں نے بجلی کی پیداوار میں چین کی بڑھتی ہوئی دلچسپی کو چینی کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے اپنے سرمائے کی رکاوٹوں کو دور کرنے کے ایک موقع کے طور پر دیکھا ۔ اینگرو جیسی مقامی کمپنیوں نے، جو کہ کئی مختلف شعبوں میں کام کرنے والی پاکستان کی سب سے بڑی کمپنیوں میں سے ایک ہے، اس سے قبل عالمی بینک سے منسلک انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن (IFC) جیسے بیرونی ذرائع سے سرمایہ حاصل کر چکی ہے۔[109] آئی ایف سی اور دیگر کثیر الجہتی قرض دہندگان ماحولیاتی پائیداری سے متعلق خدشات کی وجہ سے اینگرو کے کوئلے پر مبنی منصوبوں میں سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں تھی، جس میں اوپن پٹ کان کنی اور صوبہ سندھ میں بجلی پیدا کرنے کے ایک مربوط منصوبے کے مشترکہ منصوبے شامل تھے۔ اس کے برعکس، چینی اداکاروں نے اس منصوبے میں دلچسپی ظاہر کی۔ اس کے برعکس، چینی کرداروں نے اس منصوبے میں دلچسپی کا اظہار کیا۔[110] صرف چینی کمپنیاں اور بینک ہی اس منصوبے میں مقامی کمپنیوں کے کنسورشیم (ایسوسیشن) اور سندھ کی صوبائی حکومت کے اشتراک سے سرمایہ کاری کرنے کے لیے تیار تھے۔ اسی طرح، چینی کمپنیاں ہائیڈرو پاور کے بڑے منصوبوں میں سرمایہ کاری کر رہی ہیں، جو کہ ایک عرصے سے پاکستانی حکومت کے بجلی پیدا کرنے کے منصوبوں کا حصہ تھے لیکن پہلے فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان پر عمل درآمد نہیں کیا گیا تھا۔

بیرونی سرمایہ کاری کے قابل عمل متبادل ذریعہ کی کمی، مقامی مالی اعانت کی محدود دستیابی، اور چین اور پاکستان کے درمیان قریبی تعلقات نے چینی SOEs کے ساتھ شراکت کو اینگرو جیسے بڑے اداروں کے لیے ایک فطری انتخاب بنا دیا ۔[111]مزید برآں، CMEC جیسی بڑی چینی کمپنیاں، جو کہ 1983 سے پاکستان میں پاور سٹیشن بنا رہی ہیں، نے چین اور پاکستان کے مشترکہ منصوبے جو اب تیار ہو چکی ہیں ، میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔[112]

مقامی پاکستانی کمپنیوں نے بھی پاکستانی حکومت سے زیادہ ٹیرف کے لیے لابنگ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے، جس سے مقامی پاکستانی سرمایہ کاروں اور ان کے چینی شراکت داروں کو فائدہ پہنچا ہے۔ مثال کے طور پر، اینگرو مقامی کوئلے سے بننے والی بجلی کی پیداوار کے لیے ایندھن کی قیمتوں کے تعین کے طریقہ کار میں کافی حد تک شامل تھا۔ نیپرا نے مقامی لگنائٹ (بھورا کوئلہ) پر مبنی کوئلے کی قیمتوں کا تعین کرنے کے لیے اینگرو کی تکنیکی معاونت اور کچھ دیگر اہم تکنیکی پیرامیٹرز پر انحصار کیا جو قیمتوں کے فارمو لے میں شامل تھے۔ ان بڑی مقامی کمپنیوں نے مذاکرات کی میز پر بھی اپنی پوزیشن قائم کی ہے اور وہ چینی اور پاکستانی پالیسی سازوں کے درمیان پاور سیکٹر میں سرمایہ کاری پر مذاکرات میں شامل تھیں۔ سی پیک مذاکرات میں ان کی قریبی شمولیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ کمپنیاں پاکستانی حکومت اور بجلی کے ریگولیٹر سے لابنگ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں تاکہ مقامی کوئلے پر مبنی پاور پراجیکٹس کے لیے درآمدی کوئلہ استعمال کرنے والے پلانٹس کو پیش کیے جانے والے نرخوں کے مقابلے میں زیادہ شرح منافع کی پیشکش کی جا سکے۔[113]

پاکستانی کمپنیاں چینی کمپنیوں کے ساتھ فعال مذاکرات کر رہی ہیں۔ اگرچہ ان کے متعلقہ وسائل اور صلاحیتوں میں کافی عدم توازن کا مطلب ہوتا ہے کہ چینی کمپنیوں کو ان مذاکرات میں عام طور پر بالادستی حاصل ہوتی ہے، پاکستانی کمپنیوں کی ملک کی سیاسی معیشت کے بارے میں سمجھ اکثر ان کے فائدے کے لیے کام کرتی ہے۔ مقامی کمپنیاں پاکستان کے پاور سیکٹر کے مسائل اور خصوصیات بالخصوص گردشی قرضوں کے مسئلے سے نمٹنے کی عادی ہیں۔ وہ اس نظام کو غیر ملکی سرمایہ کاروں کے مقابلے میں زیادہ بہتر طریقے سے سنبھال سکتے ہیں۔ مقامی معلومات تک رسائی، نیٹ ورکس، اور ایک چیلنجنگ ماحول میں کام کرنے کا تجربہ ، یہ سب پاکستانی کمپنیوں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ چینی کمپنیاں پاکستان کے پبلک سیکٹر اور ملک کی سیاسی معیشت کی پیچیدگیوں سے نمٹنے کے لیے اپنے مقامی شراکت داروں کے ذریعے کام کرکے ان مسائل سے نمٹنے سے اپنے آپ کو محدود کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔[114]

کچھ معاملات میں، حب پاور کمپنی (حبکو) جو کہ پاکستان کی سب سے بڑی خود مختار پاور پروڈیوسر ہے جیسی کمپنیوں نے، منصوبوں کی مالی اور تکنیکی تفصیلات پر چینی شراکت داروں کے ساتھ فعال بات چیت کی۔ ایک بڑے 1320 میگا واٹ پاور پلانٹ کے منصوبے (پاور چائنا اور حبکو کے درمیان ایک مشترکہ منصوبہ) کے معاملے میں، مقامی پارٹنر نے پاور چائنا کو چینی سامان کی بجائے جنرل الیکٹرک (GE) کے تیار کردہ آلات بشمول سپر کریٹیکل سٹیم ٹربائنز، بوائلر اور جنریٹر کا انتخاب کرنے پر راضی کیا ۔[115] اس طرح سی پیک کے دیگر پاور پراجیکٹس کا بھی یہی حال رہا ہے۔ اینگرو پاور جن تھر (پرائیویٹ) لمیٹڈ پاور پروجیکٹ جو کہ اینگرو انرجی لمیٹڈ، حبیب گروپ، لبرٹی ملز، اور سی ایم ای سی کے درمیان مشترکہ منصوبہ ہے، مقامی لگنائٹ کوئلے کو بطور ایندھن استعمال کرنے والا پہلا منصوبہ ہے۔[116]سرکردہ مقامی پاکستانی شراکت دار ، اینگرو انرجی نے GE/Alstom بوائلر منتخب کرنے میں اہم کردار ادا کیا جو کہ تکنیکی طور پر چینی کمپنیوں کے تیار کردہ بوائلرز سے بہت تھے۔[117] یک طرفہ معاملات کی طرح جہاں مقامی کردار اپنے چینی شراکت کے مطالبات کو خود بخود مان لیتے ہیں، کی بجائے سی پیک کے توانائی کے کئی منصوبوں میں دونوں ممالک کی کمپنیوں کے درمیان فعال مذاکرات اور بات چیت شامل ہوتی ہے۔[118]

دیگر معاملات میں، چینی کمپنیوں نے اپنے کاروباری ماڈلز کو دوسرے طریقوں سے مقامی حالات کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ ایک بڑے مربوط کان کنی اور بجلی پیدا کرنے کے منصوبے میں جو مقامی کوئلہ استعمال کرتا ہے، CMEC اوپن پٹ کان اور پاور پلانٹ دونوں کے لیے انجینئرنگ، پروکیورمنٹ اور تعمیراتی ٹھیکیدار ہے۔ جبکہ یہ چینی فرم، Sinomach (ایک بڑی متنوع چینی SOE) کے ذیلی ادارے کے طور پر، اس منصوبے میں مائونارٹی ایکویٹی حصص بھی لے چکی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب CMEC نے ڈاؤن اسٹریم مائن اور پاور پلانٹ کے آپریشنز میں اقلیتی ایکویٹی حصص لیا ہے کیونکہ کمپنی اپنے آپریشنز کو وسعت دینا چاہتی ہے۔ کمپنی نے دو دیگر پاور پلانٹس میں بھی ایکویٹی حصص لیا ہے جو اوپن پٹ مائن سے فراہم کیے جا رہے ہیں۔ اس طرح کے کاروباری ماڈلز کو تیار کرنا مقامی شراکت داروں کی اس منصوبے میں طویل مدتی دلچسپی کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔[119]

پاکستانی توانائی کے پیچیدہ شعبے میں کام کرنے کے لیے، چینی کرداروں نے بڑے پاکستانی گروہوں کے ساتھ تعلقات استوار کیے ہیں۔ یہ شراکتیں چینی کمپنیوں کو پاکستان میں مقامی قواعد و ضوابط کے مطابق ڈھلنے میں مدد کرتی ہیں۔ نتیجے کے طور پر، اس نے انہیں مشترکہ منصوبوں کے لیے زیادہ قابل قبول بنا دیا ہے جس سے دونوں فریقوں کو کافی فائدہ ہوتا ہے۔ پاکستان کے پاور سیکٹر کو بعض ساختی مسائل کا سامنا ہے جن کا انتظام کرنے کا کا چینی کمپنیوں کا تجربہ محدود ہے۔ ساختی مسئلے کی ایک مثال جو ملک میں بجلی کے خود مختار پروڈیوسروں کو متاثر کرتی ہے، وہ حکومت کی جانب سے بجلی کے واحد خریدار کے طور پر ادائیگیوں میں تاخیر ہے۔ پاکستانی کمپنیاں اس نظام کے کام کرنے کی باریکیوں کو سمجھتی ہیں، جو انہیں پاور سیکٹر میں کام کرنے والی چینی SOEs کے لیے قیمتی شراکت دار بناتی ہیں اور مقامی حالات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہیں۔

ما حاصل/نتیجہ

2015 میں سی پیک کے آغاز نے چین اور پاکستان کے درمیان قریبی تعلقات کو فروغ دیا ہے۔ چین نے پاکستانی مختلف رینج کے اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ روابط بڑھانے کے لیے مختلف ٹولز اپنائے اور عمل میں لائے ہیں۔ سی پیک اور چین -پاکستان کی وسیع شراکت داری دونوں طرف سے آگے

بڑھتی ہے۔ چین کی پاکستانی سیاسی اشرافیہ کے ساتھ اور پاکستان کی تعلیم ، میڈیا اور توانائی کے شعبوں میں شمولیت مقامی مطالبات اور حالات کے ردعمل میں آئے ہیں۔ ان حالات کو اپناتے ہوئے اور مقامی اداروں کے ذریعے کام کرتے ہوئے، چین اس ملک میں اپنا اثر ورسوخ بڑھانے اور وسیع تر سامعین کو اپیل کرنے کی کوشش جاری رکھے گا۔ چین پاکستان تعلقات کے بارے میں زیادہ تر موجودہ مطالعات دونوں ممالک کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات کے ان مقامی قوتوں کو ساتھ مدنظر نہیں رکھتے ۔

جیسے جیسے سی پیک اپنے دوسرے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے، دونوں ممالک کے مختلف اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعلقات میں مزید وسعت آنے کا امکان ہے۔ تاہم ، ان تعلقات میں اضافہ متعدد عوامل پر منحصر ہے۔ ایک تو ، سی پیک کےپہلے مرحلے (2015–2020) کے دوران چینی SOEs نے زیادہ تر سرمایہ کاری بجلی کے شعبے میں کی تھی جب کہ صنعتی شعبے میں نجی چینی کمپنیوں کی سرمایہ کاری محدود تھی۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا چین کی نجی کمپنیاں پاکستان میں سرمایہ کاری کریں گی اور اپنی صنعتوں کو اس ملک میں منتقل کریں گی جیسا کہ پالیسی سازوں نے سی پیک کے دوسرے مرحلے (2021–2025) کے لیے تصور کیا تھا۔ منصوبہ بند SEZs جو کہ سی پیک کے دوسرے مرحلے کے منصوبوں کا حصہ ہیں ابھی تک زیر تعمیر ہیں۔دونوں ممالک کے پالیسی سازوں کے لیے یہ اہم امتحان ہوگا کہ آیا چینی کمپنیاں اپنی پیداواری قوت کو ان SEZs میں منتقل کرتی ہیں اور سی پیک کی طویل مدتی پائیداری پر اس کا اثر پڑے گا۔ دونوں ممالک کے درمیان ان گہرے اقتصادی روابط کے عدم موجودگی میں، مقامی لوگوں کے لیے محدود منافع ہونے کا امکان ہے یہاں تک کہ جب سی پیک کی ترقی اور توسیع جاری ہے۔

مصنف کے بارے میں

محمد طیب صفدر یونیورسٹی آف ورجینیا کے شعبہ سیاست اور ایسٹ ایشیا سینٹر میں پوسٹ ڈاکٹریٹ محقق ہیں۔ ورجینیا یونیورسٹی میں شامل ہونے سے پہلے، وہ کیمبرج یونیورسٹی میں نیوٹن ٹرسٹ کے پوسٹ ڈاکٹرل فیلو تھے۔ ان کی تحقیق ان ممالک جو بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹو کا حصہ ہیں، میں چین کی بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کے سیاسی اور اقتصادی اثرات کو دیکھتی ہے۔

اعترافات

مصنف کاغذات کی ڈرافٹنگ (مسودے تیار کرنا) میں مدد کرنے میں بہترین تحقیقی معاونت کے لیے کیلسی شومین کا شکریہ ادا کرنا چاہیں گے۔ وہ کارنیگی انڈومنٹ برائے بین الاقوامی امن کی ٹیم کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہیں گے جن میں ایون فیگنبام ، نوناگوریلوسکایا، اور ریان ڈیوریس شامل ہیں جنھوں نے اپنے انتہائی مفید تبصروں کے ذریعے اس مقالے کو بہتر بنانے میں مدد کی۔ مقالے میں استعمال ہونے والے بنیادی انٹرویو پاکستان میں 2019 میں لیے گئے تھے اور یہ یونیورسٹی آف کیمبرج کے کے آئزک نیوٹن ٹرسٹ اور چائنا کیمبرج ڈویلپمنٹ ٹرسٹ کی گرانٹ سے ممکن ہو سکے تھے۔

نوٹس

1 Andrew Small, "First Movement: Pakistan and the Belt and Road Initiative," *Asia Policy*, no. 24 (2017): 80–87; and "Belt and Road Economics: Opportunities and Risks of Transport Corridors" World Bank, June 18, 2019, https://www.worldbank.org/en/topic/regional-integration/publication/belt-and-road-economics-opportunities-and-risks-of-transport-corridors.

2 Liu Weidong and Michael Dunford, "Inclusive Globalization: Unpacking China's Belt and Road Initiative," *Area Development and Policy* 1, no. 3 (November 3, 2016): 323–340, https://doi.org/10.1080/23792949.2016.1232598.

3 Andrew Stevens, "Pakistan Lands $46 Billion Investment From China," CNN, April 20, 2015, https://money.cnn.com/2015/04/20/news/economy/pakistan-china-aid-infrastucture; and Arif Rafiq, "China's $62 Billion Bet on Pakistan: Letter From Gwadar," *Foreign Affairs*, October 24, 2017, https://www.foreignaffairs.com/articles/china/2017-10-24/chinas-62-billion-bet-pakistan.

4 Shehryar Khan and Guijian Liu, "The China–Pakistan Economic Corridor (CPEC): Challenges and Prospects." *Area Development and Policy* 4, no. 4 (October 2, 2019): 466–473, https://doi.org/10.1080/23792949.2018.1534549.

5 Siegfried O. Wolf, *The China-Pakistan Economic Corridor of the Belt and Road Initiative: Concept, Context and Assessment* (Berlin: Springer, 2020), https://doi.org/10.1007/978-3-030-16198-9; and Filippo Boni, *Sino-Pakistani Relations: Politics, Military and Regional Dynamics* (Oxford: Routledge, 2019).

6 James Schwemlein, "Strategic Implications of the China-Pakistan Economic Corridor," United States Institute of Peace, December 2019, https://www.usip.org/publications/2019/12/strategic-implications-china-pakistan-economic-corridor.

7 Murad Ali, "China–Pakistan Economic Corridor: Prospects and Challenges," *Contemporary South Asia* 28, no. 1 (January 2, 2020): 100–112, https://doi.org/10.1080/09584935.2019.1667302.

8 ان پاکستانی جماعتوں میں ملک کی تین سب سےبڑی قومی جماعتیں پاکستان تحریک انصاف، پاکستان مسلم لیگ (نواز) اور پاکستان پیپلز پارٹی شامل ہیں، ان کے ساتھ ساتھ مذہبی جماعتیں جماعت اسلامی اور جمعیت علماء اسلام (فضل الرحمان) ، اور بلوچستان اور خیبرپختونخوا کے صوبوں سے علاقائی جماعتیں جیسے عوامی نیشنل پارٹی، پختونخوا ملی عوامی پارٹی، بلوچستان عوامی پارٹی، اور بلوچستان نیشنل پارٹی (مینگل)شامل ہیں۔ "1st Meeting of CPEC Political Parties Joint Consultation Mechanism Held in Beijing," Xinhua News Agency, March 19, 2019, http://www.xinhuanet.com/english/2019-03/19/c_137907903.htm.

9 Isaac B. Kardon, Conor M. Kennedy, and Peter A. Dutton, "Gwadar: China's Potential Strategic Strongpoint in Pakistan," U.S. Naval War College, China Maritime Report No. 7, August 2020, https://digital-commons.usnwc.edu/cgi/viewcontentcgi?article=1006&context=cmsi-maritime-reports.

10 Mehtab Haider, "China, Pakistan Agree to Preserve, Protect, Promote CPEC," *News*, August 21, 2020, https://www.thenews.com.pk/print/703654-china-pakistan-agree-to-preserve-protect-promote-cpec.

11 Samantha Custer, Sethi Tanya, Jonathan Solis, Joyce Jiahui Lin, Siddhartha Ghose, Gupta Anubhav, Rodney Knight, and Austin Baehr, *Silk Road Diplomacy: Deconstructing Beijing's Toolkit to Influence South and Central Asia Policy* (Williamsburg, VA: William and Mary's AidData, December 10, 2019), https://www.aiddata.org/publications/silk-road-diplomacy.

12 James Reilly, "The Role of China as an Education Aid Donor," UNESCO, Background Paper Prepared for the Education for All Global Monitoring Report, 2015, https://unesdoc.unesco.org/ark:/48223/pf0000232475.

13 "Spotlight: Chinese Language Learning Emerges as Trend in Pakistan," Xinhua News Agency, December 7, 2018, https://web.archive.org/web/20220505113235/http://www.xinhuanet.com/english/2018-12/07/c_137657265.htm.

14 Author interview with the secretary of the Pakistan-China Joint Chamber of Commerce and Industry, Lahore, March 2019.

15 یہ معلومات پاکستان-چین جوائنٹ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے زیر انتظام ڈیٹا بیس پر مبنی ہے۔(15 اپریل 2021 کو حاصل کی گئی)۔

16 "The Economic Benefits of the Modern Silk Road: The China-Pakistan Economic Corridor (CPEC)," Association of Chartered Certified Accountants and the Pakistan-China Institute, August 2017, https://www.accaglobal.com/content/dam/ACCA_Global/professional-insights/The-modern-silk-road/pi-economics-modern-silk-road.pdf; and Jawad Syed and Memoona Tariq, "Cooperation Among Business Schools Across the Belt and Road: A CPEC Perspective," in *China's Belt and Road Initiative in a Global Context*, Jawad Syed and Yung-Hsiang Ying (eds.) (Berlin: Palgrave MacMillan, 2019): 329–358, https://link.springer.com/chapter/10.1007%2F978-3-030-18959-4_13 .

17 Shah Meer Baloch, "Why Are Pakistanis Keen to Learn Chinese Language?" Deutsche Welle (DW), November 27, 2017, https://p.dw.com/p/2nz7n; and Syed and Tariq, "Cooperation Among Business Schools Across the Belt and Road: A CPEC Perspective."

Ibid. 18

Sabrina Toppa, "Why Young Pakistanis Are Learning Chinese," *Atlantic*, November 14, 2018, https://www.theatlantic.com/international 19
/archive/2018/11/pakistan-china-cooperation-cpec/568750.

Ibid. 20

Diaa Hadid and Abdul Sattar, "In Pakistan, Learning Chinese Is Cool—And Seen as a Path to Prosperity," NPR, October 9, 2018, 21
https://www.npr.org/2018/10/09/638987483/in-pakistan-learning-chinese-is-cool-and-seen-as-a-path-to-prosperity.

Ibid. 22

Reilly, "The Role of China as an Education Aid Donor." 23

"Confucius Institutes Around the World—2021," Dig Mandarin, February 22, 2021, https://www.digmandarin.com/confucius 24
-institutes-around-the-world.html.

Bai Gui and Muhammad Arif, "Exploring Channels of Cultural Communication Between Pakistan and China," *Media Watch* 7, no. 2 25
(May 1, 2016), https://www.mediawatchjournal.in/exploring-channels-of-cultural-communication-between-pakistan-and-china-3/.

"Chinese Students Learning Urdu Eyeing CPEC Job Opportunities," *Express Tribune*, June 11, 2017, https://tribune.com.pk 26
/story/1432832/chinese-students-learning-urdu-eyeing-cpec-job-opportunities.

"China Study Centre: Centre of Excellence China Studies," Government College University Lahore, http://ps.gcu.edu.pk/china 27
-study-centre.

Aiza Azam, "Teaching Chinese Language in Pakistan." *Youlin Magazine*, 2012, https://www.youlinmagazine.com/interview 28
/teaching-chinese-language-in-pakistan/MQ==.

"The City School Overview," The City School, accessed April 6, 2021, https://thecityschool.edu.pk/about-us/. 29

"Chinese Language Classes," The City School, accessed April 6, 2021, https://thecityschool.edu.pk/chinese-language-classes/. 30

"Roots School System Home," Roots School System, accessed April 6, 2021, https://www.rootsschool.edu.pk. 31

Li Xia, "Pakistani Students Show Keen Interest in Learning Chinese Language." Xinhua News Agency, August 28, 2019, 32
https://web.archive.org/web/20210605180853/http://www.xinhuanet.com/english/2019-08/28/c_138345891.htm.

"International CPEC Moot Planned," *News*, February 16, 2019, https://www.thenews.com.pk/print/432564-international-cpec-moot-planned. 33

The CPEC has been divided into three phases. "Long Term Plan for China Pakistan Economic Corridor (2017-2030)," Pakistani 34
Ministry of Planning, Development & Reform, http://cpec.gov.pk/brain/public/uploads/documents/CPEC-LTP.pdf.

Sajjad Abbass Niazi, "Confucius Institute at UoS to Acquaint Students With Chinese Language, Culture," *Dawn*, October 10, 2019, 35
https://www.dawn.com/news/1509935.

For data on Pakistani students in the United States, see "All Places of Origin," Institute of International Education Open Doors Report on 36
International Education Exchange, 2016–2019, https://opendoorsdata.org/data/international-students/all-places-of-origin. For data on
Pakistani students in Australia, see "Higher Education Statistics," Australian Department of Education, Skills and Employment, 2016–2019,
https://www.dese.gov.au/higher-education-statistics/student-data. For data on Pakistani students in China, see "China," Institute of
International Education's Project Atlas, 2015–2019, https://www.iie.org/Research-and-Insights/Project-Atlas/Explore-Data/China. And for
data on Pakistani students in the United Kingdom, see "Where Do HE Students Come From?" UK Higher Education Statistics Agency,
2015–2019, https://www.hesa.ac.uk/data-and-analysis/students/where-from.

"Statistical Report on International Students in China for 2018," Chinese Ministry of Education, April 17, 2019. http://en.moe.gov.cn 37
/documents/reports/201904/t20190418_378692.html.

For data on Pakistani students in the United States, see Institute of International Education, (2020). "All Places of Origin," Institute of 38
International Education's Open Doors Report on International Education Exchange, 2016–2019, https://opendoorsdata.org/data
/international-students/all-places-of-origin. For data on Pakistani students in Australia, see "Higher Education Statistics," Australian
Department of Education, Skills and Employment, 2016–2019, https://www.dese.gov.au/higher-education-statistics/student-data. For data
on Pakistani students in China, see "China," Institute of International Education's Project Atlas, 2015–2019, https://www.iie.org
/Research-and-Insights/Project-Atlas/Explore-Data/China. And for data on Pakistani students in the United Kingdom, see "Where Do HE
Students Come From?" Higher Education Statistics Agency, 2015–2019, https://www.hesa.ac.uk/data-and-analysis/students/where-from.

"Over 28,000 Pakistanis Studying in China." *Express Tribune*, April 14, 2019, https://tribune.com.pk/story/1950783/1-28000 39
-pakistanis-studying-china.

40 Ibid.

41 Author interview with a former Pakistani student at Tsinghua University, online, September 2020.

42 Misbah Saba Malik, "Spotlight: Thousands of Pakistani Students See Their Dreams Coming True in China," Xinhua News Agency, April 15, 2018. https://web.archive.org/web/20210605180923/http://www.xinhuanet.com/english/2018-04/15/c_137112844.htm.

43 M. Ilyas Khan, "Uncommon Tongue: Pakistan's Confusing Move to Urdu." BBC News, September 12, 2015, https://www.bbc.com/news/world-asia-34215293.

44 Yasmeen Niaz Mohiuddin, *Pakistan: A Global Studies Handbook* (Santa Barbara, CA: ABC-Clio, 2007), 317.

45 Pakistan Observer, "Chinese News Agency Xinhua Offers Its 'All Media Services' to Pakistani Counterparts." Pakistan-China Institute, December 29, 2019, http://cpecinfo.com/chinese-news-agency-xinhua-offers-its-all-media-services-to-pakistani-counterparts/.

46 "Xinhua Pakistan Service," Independent News Pakistan, May 4, 2021, http://www.inp.net.pk/en/xinhua/.

47 Pakistan-China Institute, "Chinese News Agency Xinhua Offers Its 'All Media Services' to Pakistani Counterparts."

48 Ibid.

49 See the *Dawn* homepage. "Dawn," *Dawn*, https://www.dawn.com.

50 Author interview with a Pakistani journalist with a PhD from Communication University of China working for a Chinese news outlet covering CPEC and China-Pakistan relations, online, September 2020; and "About CE.Cn," China Economic Net, http://en.ce.cn/dily/ce/201803/28/t20180328_28638656.shtml.

51 "About Us," China Economic Net, http://en.ce.cn/include/AboutUs.shtml.

52 Najam U. Din, "Pakistan Media Landscape," European Journalism Centre, 2017, https://medialandscapes.org/country/pakistan; and Adnan Rehmat, "Why Is Pakistan's Media In Crisis?" *Dawn*, July 21, 2019, https://www.dawn.com/news/1495230.

53 "Pakistani, Chinese Journalists Stress Close Collaboration Between Their Media Outlets." Pakistan Point, December 8, 2017, https://pakistanpoint.com/s/226745.

54 Zafar Hussain, "China and Pakistan Collaborate on Media," *China Daily*, December 24, 2018, http://www.ecns.cn/m/news/society/2018-12-24/detail-ifzaxhck8716666.shtml.

55 Pakistan Point, "Pakistani, Chinese Journalists Stress Close Collaboration Between Their Media Outlets."

56 Hussain, "China and Pakistan Collaborate on Media."

57 Ibid.

58 Siegfried O. Wolf, "COMMENT 186—China's Capture of Pakistan's Media Sector and the Complicity of the Establishment," South Asia Democratic Forum, May 19, 2020, https://www.sadf.eu/comment-186-chinas-capture-of-pakistans-media-sector-and-the-complicity-of-the-establishment.

59 Murad Ali, "Monitoring and Evaluation in South-South Cooperation: The Case of CPEC in Pakistan," in *The Palgrave Handbook of Development Cooperation for Achieving the 2030 Agenda*, S. Chaturvedi, H. Janus, S. Klingebiel, X. Li, A. de Mello e Souza, E. Sidiropoulos, and D. Wehrmann (eds.), (Cham, Switzerland: Palgrave MacMillan, 2021): 289–308, https://link.springer.com/book/10.1007%2F978-3-030-57938-8; and Syed Muhammad Abubakar "Life Under The Shadow of a Coal-Fired Power Plant," *Dawn*, December 22, 2019, https://www.dawn.com/news/1522388.

60 Simon Kemp, "Digital 2021: Pakistan," Kepios, January 2021, https://datareportal.com/reports/digital-2021-pakistan.

61 "Social Media Stats Pakistan," Statcounter Global Stats, April 2021, https://gs.statcounter.com/social-media-stats/all/pakistan.

62 "Country Overview: Pakistan, A Digital Future," GSM Association, 2016, https://www.gsma.com/mobilefordevelopment/wp-content/uploads/2016/12/Country-Overview_Pakistan_Digital-Future.pdf; and "Individuals Using the Internet (% of Population)—Pakistan," World Bank International Telecommunication Union World Telecommunication/ICT Indicators Database, https://data.worldbank.org/indicator/IT.NET.USER.ZS?locations=PK.

63 Ibid.

64 Hamza Rao, "#AskLijianZhao: Chinese Ambassador to Pakistan Answers Questions Live on Twitter," *Daily Pakistan*, May 15, 2017, https://en.dailypakistan.com.pk/15-May-2017/asklijianzhao-chinese-ambassador-to-pakistan-answers-questions-live-on-twitter.

65 Zhao Alexandre Huang and Rui Wang, “Building a Network to ‘Tell China Stories Well’: Chinese Diplomatic Communication Strategies on Twitter,” International Journal of Communication 13 (2019), https://ijoc.org/index.php/ijoc/article/view/11221.

66 Daniel Seth Markey, *China’s Western Horizon: Beijing and the New Geopolitics of Eurasia* (New York, NY: Oxford University Press, 2020); and Madiha Afzal, “‘At All Costs’: How Pakistan and China Control the Narrative on the China-Pakistan Economic Corridor,” Brookings Institution, June 2020, https://www.brookings.edu/research/at-all-costs-how-pakistan-and-china-control-the-narrative-on-the-china-pakistan-economic-corridor/.

67 Christian Shepherd and Emma Zhou, “The Provocateur Driving China’s ‘Wolf Warrior’ Pack,” *Financial Times*, December 8, 2020, https://www.ft.com/content/a1356c94-3c57-46b0-9d49-aa4b2e465287.

68 Mian Abrar, “Pakistan Says Zàijiàn to Chinese Envoy Lijian Zhao,” Diplomag, August 8, 2019, https://web.archive.org/web/20210605180858/https://diplo-mag.com/pakistan-says-zaijian-to-chinese-envoy-lijian-zhao/; and “Pakistan-China Financial Cooperation Highlighted at National Day Celebration,” *Global Times*, March 23, 2021, https://www.globaltimes.cn/page/202103/1219197.shtml.

69 Zhao Lijian (@zlj517), Twitter, https://twitter.com/zlj517.

70 چن زنگ، جو اپنے اردو نام شاہین کے نام سے جانے جاتے ہیں، اسلام آباد میں دوستی چینل FM-98 کے ڈائریکٹر ہیں۔ انہوں نے پاکستان میں اپنے وسیع تجربے اور اپنے اردو کے علم کو چائنہ ریڈوپ انٹرنیشنل-ریڈیو پاکستان پارٹنرشپ کو مستحکم کرنے اور لوگوں کے درمیان رابطوں کو بڑھانے کے لیے استعمال کیا ہے۔ اگرچہ چین کا میڈیا اس شراکت کے بغیر بھی پیغامات نشر کر سکتا ہے، لیکن یہ مشترکہ منصوبہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ چینی کردار کس طرح مقامی کرداروں کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور کس طرح اپنے پیغام کو مقامی ثقافتوں، اقدار اور جذبات کے مطابق ڈھال رہے ہیں۔ دوستی چینل FM-98 اور اس کا نشر کردہ مواد چین کی طرف سے دونوں جماعتوں کے ایجنڈوں کو آگے بڑھانے کے لیے مقامی کرداروں کے ساتھ اور ان کے ذریعے کام کرنے کی کوشش کی نمائندگی کرتا ہے۔ See Zulfiqar Baig, “Dosti Channel: Can Radio Bring Two Countries Closer?” *Express Tribune*, September 18, 2018, https://tribune.com.pk/story/1805820/1-dosti-channel-can-radio-bring-two-countries-closer; “CRI-China Launches Dosti Channel FM 98 in Collaboration With Radio Pakistan,” *Asia-Pacific News*, January 11, 2017, https://web.archive.org/web/20210605180911/https://content-technology.com/asiapacificnews/?p=12793; China Xinhua Urdu (@XinhuaUrdu), accessed April 8, 2021, https://twitter.com/XinhuaUrdu; and dostifm98 (@DostiFM98), Twitter, accessed April 8, 2021, https://twitter.com/DostiFM98.

71 Zahid Shahab Ahmed, “Impact of the China–Pakistan Economic Corridor on Nation-Building in Pakistan,” *Journal of Contemporary China* 28, no. 117 (November 5, 2018): 400–414, https://doi.org/10.1080/10670564.2018.1542221.

72 Huizhong Wu and Kristen Gelineau, “Chinese Vaccines Sweep Much of the World, Despite Concerns,” March 2, 2021, https://apnews.com/article/china-vaccines-worldwide-0382aefa52c75b834fbaf6d869808f51.

73 Sahiwal Power Plant (@SahiwalPlant), Twitter, April 11, 2020, 6:40 p.m., https://twitter.com/sahiwalplant/status/1249105177061310464?lang=en.

74 “Policy Framework and Package of Incentives for Private Sector Power Generation Projects in Pakistan,” Pakistani Government, 1994, https://nepra.org.pk/Policies/Power%20Policy%201994.pdf.

75 “State of the Industry Report 2013,” National Electric Power Regulatory Authority (NEPRA), 2013, https://nepra.org.pk/publications/State%20of%20Industry%20Reports/State%20of%20Industry%20Report%202013.pdf; and Ioannis N. Kessides, “Chaos in Power: Pakistan’s Electricity Crisis,” *Energy Policy* 55 (April 2013): 271–285, https://doi.org/10.1016/j.enpol.2012.12.005

76 Rashid Aziz and Munawar Baseer Ahmad, “Pakistan’s Power Crisis: The Way Forward,” United States Institute of Peace, June 2015, https://www.usip.org/sites/default/files/SR375-Pakistans-Power-Crisis-The-Way-Forward.pdf.

77 Kessides, “Chaos in Power.”

78 Muhammad Shahbaz “Measuring Economic Cost of Electricity Shortage: Current Challenges and Future Prospects in Pakistan,” Munich Personal RePec Archive, 2015, https://web.archive.org/web/20210723071716/https://core.ac.uk/download/pdf/213977098.pdf.

79 “Pakistan 2025: One Nation One Vision,” Government of Pakistan, 2014, https://www.pc.gov.pk/uploads/vision2025/Pakistan-Vision-2025.pdf.

80 Author interview with a former federal minister and senior politician, Islamabad, November 2018.

81 Author interview with a former federal secretary closely associated with the CPEC, Islamabad, November 2018.

82 پاکستان کے پاور سیکٹر کو ساختی مسائل کا سامنا ہے۔ اس شعبے کو درپیش سب سے اہم مسئلہ گردشی قرضوں کا ہے۔گردشی قرضے کسی ایسے ادارے کی طرف سے واپس رکھی گئی ادائیگیوں کی رقم کی وضاحت کرتا ہے جسے سپلائرز اور قرض دہندگان کی طرف سے نقد بہاؤ کے مسائل کا سامنا ہے، تاکہ وہ اپنے کیش فلو کے مسائل کو سپلائی چین کے دیگر حصوں تک لے جا سکے۔ بنیادی طور پر، پاور سیکٹر میں گردشی قرضے کا مسئلہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب آمد اور اخراج کے درمیان زیادہ شارٹ فال ہوتا ہے۔ آمد میں علاقائی پاور ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کی جانب سے پبلک اور پرائیویٹ سیکٹر میں صارفین کو فروخت کی جانے والی بجلی کی وصولی کے ساتھ ساتھ حکومت سے بجلی کی تقسیم کار کمپنیوں کی جانب سے دعوی کردہ ٹیرف ڈسٹری بیوشن سبسڈی جو صارفین سے وصول کیے جانے والے فرق کو پورا کرنے کے لیے اور لاگت کی وصولی کے ٹیرف توانائی ریگولیٹر کی طرف سے شمار کیا جاتا ہے، شامل ہیں۔ اخراج میں بجلی پیدا کرنے والی فرموں کو براہ راست ادائیگی جو سرکاری اور نجی شعبے میں خودمختار طریقے سے بجلی پیدا کرنے اور بالواسطہ طور پر ایندھن اور دیگر ان پٹ سپلائی کرنے کے طور پر کام کرتی ہیں، شامل ہیں۔ See "Circular Debt Impact on Power Sector Investment," Asian Development Bank, Supplementary Document 13, https://www.adb.org/sites/default/files/linked-documents/47015-001-sd-04.pdf.

83 "Consultative Session: Determination of Rate of Return," NEPRA, 2018, https://nepra.org.pk/tariff/Tariff/Consultative%20Session%2022%2011%2018%20Public.pdf; and "Determination of Rate of Return for Power Sector," NEPRA, 2016, https://nepra.org.pk/Admission%20Notices/2016/Nov/Concept%20Paper%20Rate%20of%20Return.pdf.

84 "Long Term Plan for China-Pakistan Economic Corridor," Pakistani Ministry of Planning, Development and Special Initiatives, 2017, https://www.pc.gov.pk/uploads/cpec/LTP.pdf.

85 "CPEC-Energy Priority Projects," Pakistani Ministry of Planning, Development and Special Initiatives, accessed April 8, 2021, http://cpec.gov.pk/energy.

86 Ibid.

87 Author interview with a senior executive of Hub Power Company Limited, Karachi, July 2019.

88 "Chinese Banks-Led Consortium to Lend $1.5 Billion for Power Projects," *News*, October 31, 2017, https://www.thenews.com.pk/print/240752-Chinese-banks-led-consortium-to-lend-15bln-for-power-projects.

89 "A Historic Milestone for Mining and Power in Thar Block II," Engro, July 15, 2018, https://www.engro.com/stories/a-historic-milestone-for-mining-and-power-projects-in-thar-block-ii.

90 "Conglomerate Overview," Engro Energy Limited, https://www.engroenergy.com/overview/.

91 Ibid.

92 "Engro Thar Coal-Fired Power Plant Phase-I," World Bank (Private Participation in Infrastructure), https://ppi.worldbank.org/en/snapshots/project/engro-thar-coal-fired-power-plant-phase-1-8767.

93 "Conglomerate Overview," Engro Energy Limited, https://www.engroenergy.com/overview/.

94 Ibid.

95 "Company Profile," Thar Energy Limited, https://web.archive.org/web/20220403030521/http://tharenergy.com.pk/about-us/.

96 Ibid.

97 Israr Khan, "Govt Achieves Financial Close for 330 MW Coal Plant," *News*, October 2, 2020, https://www.thenews.com.pk/print/723127-govt-achieves-financial-close-for-330mw-coal-plant.

98 Salman Siddiqui, "Hubco to Acquire Over One-Third Stake in ThalNova Power," *Express Tribune*, October 18, 2018, https://tribune.com.pk/story/1828242/hubco-acquire-one-third-stake-thalnova-power.

99 "First Contracted Project Under CPEC Starts Commercial Operation," Industrial and Commercial Bank of China, July 11, 2017, https://www.icbc.com.cn/icbc/en/newsupdates/icbc%20news/FirstContractedProjectunderCPECStartsCommercialOperation.htm.

100 "Sachar Development (Pvt.) Limited," Arif Habib Corporation, https://arifhabibcorp.com/sachal-energy-ltd.php.

101 "Dawood 50 MW Wind Farm Project: Special Report on Energy Projects (Energy: Part I)," Chinese Embassy in the Islamic Republic of Pakistan, October 1, 2018, http://pk.chineseembassy.org/eng/zbgx/CPEC/t1627097.htm.

102 Ibid.

103 "Dawood 50 MW Wind Farm Project: Special Report on Energy Projects (Energy: Part I)," Chinese Embassy in the Islamic Republic of Pakistan, October 1, 2018, http://pk.chineseembassy.org/eng/zbgx/CPEC/t1627097.htm.

104 "Chinese Hydropower Technologies to Benefit Pakistan," *China Daily*, February 21, 2019, http://en.people.cn/n3/2019/0221/c90000-9548468.html.

"Suki Kinari Hydropower Plant," World Bank (Private Participation in Infrastructure), https://ppi.worldbank.org/en/snapshots/project 105
/suki-kinari-hydropower-plant-9041.

"Sponsors," SKHydro, https://skhydro.com/sponsors. 106

Dominic Ellis, "Work on £1.12Bn 700MW Hydropower Plant Starts in Kashmir," Construction, December 3, 2020, 107
https://constructionglobal.com/construction-projects/work-pound112bn-700mw-hydropower-plant-starts-kashmir.

"Shareholders," Azad Pattan Power Private Limited, http://www.azadpattanhpp.com/shareholders.php. 108

Author interview with a former lawyer at Engro who was closely associated with the negotiations and planning of the Engro Powergen 109
Thar Power Limited, Karachi, July 2019.

Author interview with a former senior executive of the Sindh Engro Coal Mining Company, August 2019. 110

Author interview with a manager of the Sindh Engro Coal Mining Company, July 2019. 111

Zhuan Ti, "CMEC Fosters Partnerships with Pakistan," *China Daily*, May 31, 2013, http://europe.chinadaily.com.cn/epaper/2013-05/31 112
/content_16550590.htm; and author interview with a senior executive in Engro's largest shareholder, Dawood Hercules Corporation
Limited, Karachi, July 2019.

Author interview with a former lawyer at Engro who was closely associated with the negotiations and planning of the Engro Powergen 113
Thar Power Limited, Karachi, July 2019.

Author interview with an executive at a large Chinese SOE working on multiple CPEC projects, Lahore, January 2019. 114

"GE Equips New 1,320 MW CPHGC Power Plant to Help Pakistan Meet Growing Energy Needs," General Electric, March 16, 2017, 115
https://www.ge.com/news/press-releases/ge-equips-new-1320-mw-cphgc-power-plant-help-pakistan-meet-growing-energy-needs.

"Engro Thar Coal-Fired Power Plant Phase-I," World Bank (Private Participation in Infrastructure), https://ppi.worldbank.org/en 116
/snapshots/project/engro-thar-coal-fired-power-plant-phase-1-8767.

Author interview with an engineer at Engro Powergen Thar Limited, Tharparkar, July 2019. 117

Author interview with a senior executive of the Hub Power Company Limited, Karachi, July 2019. 118

Author interview with a former senior executive of the Sindh Engro Coal Mining Company, August 2019. 119

CARNEGIE
ENDOWMENT FOR
INTERNATIONAL PEACE

1779 Massachusetts Avenue NW | Washington, DC 20036 | P: + 1 202 483 7600

CarnegieEndowment.org